REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۳۱

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۴ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ — ۲ ظہور ۱۳۶۳ ہش — ۲ اگست ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن مشن سے آمدہ مورخہ ۲۰/۷ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ —— "حضور پُرنور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور جماعتی کاموں کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔" الحمد للہ —— احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، تائید و نصرت اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۹ وفا (جولائی)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور کمزور چلی آرہی ہے۔ حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

● محترمہ حضرت بیگم صاحبہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی طبیعت بھی بہت زیادہ خراب چل آرہی ہے۔ آپ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب محترمہ موصوفہ کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اللہ تعالیٰ و دیگر درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ——● —— موصولہ اطلاعات کے مطابق مورخہ ۲۰/۲۲ جولائی کو جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجلاس منعقد ہونا تھا۔ اس اجلاس کی غیر معمولی کامیابی کے لئے بھی احباب دعا کریں۔

کتابوں کی عظیم الشان نمائش

کلکتہ بُک فیئر میں جماعتِ احمدیہ کا دلکش سٹال

رپورٹ: مرسلہ محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ (مغربی بنگال)

کلکتہ کی پبلشرز اینڈ بک سیلرز گلڈ کی جانب سے گزشتہ نو سال سے "کلکتہ بک فیئر" کے نام سے کتابوں کی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ نمائش ابتداءً صرف ایک ہزار سٹال سے شروع ہوئی تھی جبکہ اس سال کلکتہ کے وسیع میدان پریڈ گراؤنڈ میں منعقد ہونے والی اس نمائش میں مختلف مذہبی، ثقافتی اور معاشرتی اداروں کی طرف سے بارہ صد سے زائد سٹال لگائے گئے۔ ایک موٹے اندازے کے مطابق پندرہ لاکھ لوگوں نے اس نمائش کو دیکھا جو ۴ فروری سے ۱۱ مارچ تک جاری رہی۔ نمائش سے قبل اور اس دوران ریڈیو، ٹیلی وژن اور تمام مقامی اخبارات میں وسیع پیمانے پر اس کی تشہیر کی جاتی رہی۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے گزشتہ سات سال سے لگاتار اس بک فیئر میں ایک تبلیغی سٹال لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی ایک خوبصورت کشادہ سٹال لگایا گیا۔ کلکتہ میں آباد ہر رنگ، نسل، تہذیب و تمدن اور زبان سے تعلق رکھنے والوں کی روحانی تشنگی کو دور کرنے کے لئے ہم نے قادیان کے علاوہ ہندوستان کے اکثر دیار التبلیغ نیز پاکستان۔ بنگلہ دیش۔ اور انگلستان سے مختلف زبانوں کا لٹریچر اور کتب منگوائی تھیں۔ اس سٹال کی اہم خصوصیات اور کارکردگی کا مختصر خاکہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے:—

ہمارا سٹال مین گیٹ کے بالکل سامنے تھا اور اپنی خاص روایتی اور انفرادی شان اور جاذبیت کی وجہ سے نمائش گاہ میں داخل ہونے والے قریباً ہر شخص کی نگاہ قدرتی طور پر اس پر پڑتی تھی۔ اس سال ہم نے اپنے سٹال کا گیٹ پلائی ووڈ پر رنگ و روغن کرکے تیار کیا تھا۔ گیٹ کے اوپر بارہ فٹ کی لمبائی کا منارۃ المسیح اور مسجد اقصیٰ قادیان کے خوبصورت گنبد کا ماڈل تیار کرکے لگایا تھا۔ اور گیٹ کی پیشانی پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا گیا تھا جس کے نیچے انگریزی زبان میں سٹال کا نام "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" اور احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ کا ایڈریس دیا گیا تھا۔ گیٹ کے دونوں جانب ستونوں پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز اقتباسات بڑے بڑے چارٹوں پر انگریزی، بنگلہ اور اردو زبان میں لکھ کر لگائے گئے تھے۔

سٹال کے اندر خوبصورت الماری نما ریکوں میں مختلف زبانوں کا لٹریچر اور کتب علیحدہ علیحدہ قرینہ سے سجائی گئی تھیں۔ اور دیواروں پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہما کے اقتباسات خوبصورت تحریر میں دلکش بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ آویزاں کئے گئے تھے۔ جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ امریکہ، یورپ اور افریقہ نیز پہلی عالمی کسرِ صلیب کانفرنس نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ اور مشرقِ بعید کی اہم تبلیغی تصاویر خاص انداز میں سجائی گئی تھیں۔ اسی طرح بیرونی ممالک کے مشن ہاؤسز۔ مساجد۔ مشنری ہسپتالوں اور دنیا کے کناروں تک قرآن مجید کی وسیع پیمانے پر تبلیغ و اشاعت کے مناظر کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا تھا۔ نیز سیاہ کپڑے پر جلی حروف میں خوبصورت

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر (فتح) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں —!!

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حبیب سائیکل مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ ظہور ۱۳۶۳ ہش

ظلم و ستم کا یہ نازک دور

نبوت کی نعمت جہاں بنی نوعِ انسان کے لئے غیر معمولی برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہوتی ہے اور جس زمانہ میں کوئی نبی یا فرستادہ مبعوث ہوتا ہے اُس زمانہ کو انتہائی خوش نصیب زمانہ تصور کیا جاتا ہے وہاں نبی پر ایمان لانے والوں پر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے بادل بھی چھا جاتے ہیں۔ کسی بھی خدا کے پیارے کا پھولوں کے ہاروں سے استقبال نہیں کیا گیا بلکہ یہ قوم ہمیشہ اُس وقت کے شیطانی خصلت لوگوں کے ہاتھوں ظلم و ستم کا نشانہ بنتی رہی ہے۔

بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیاء اور مسلمانوں کی اندرونی و بیرونی کمزوریوں کی اصلاح کے لئے آپ کے روحانی فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خبر دی تھی۔ ایک ہادیٔ کامل رحمۃ للعالمین کا روحانی فرزند اور بروز کامل ہونے کے ناطے بالخصوص عالم اسلام کا فرض تھا کہ جب وہ دعویٰ کرتا تو تعصب سے بالا ہو کر اُس کی صحیح شناخت کرکے اس پر ایمان لے آتا۔ اور آنحضرت صلعم کا سلام پہنچاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ انکارِ نبوت کی قدیم سُنّت کے مطابق آپ کو کافر و ملحد و دجال کہہ کر انکار کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء کی طرح آپ کو بھی انکار اور مخالفت کے ساتھ ساتھ ایک نہایت مخلص، وفادار اور ہر قسم کی قربانیوں میں پیش پیش جماعت (جماعتِ احمدیہ) عطا فرمائی۔ چنانچہ اس نوّے سالہ دور میں جماعتِ احمدیہ پر بہت ابتلاء آئے لیکن یہ مقدس قافلہ اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کے بے انتہا پیار اور ظالموں کے ظلموں کی تلخ یادیں لئے ہوئے اپنی منزل کی سمت رواں دواں ہے۔

پاکستان میں ان دنوں بھی جماعتِ احمدیہ پر ظلم و ستم کا ایک نازک دور آیا ہوا ہے۔ اور صبر و استقامت کا ایک بہت کڑا امتحان لیا جا رہا ہے۔ ممتحن نے اس پرچہ کو حل کرنے کے لئے کتنا وقت مقرر کیا ہے یہ تو وہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ دنیا کی نظروں میں دھتکاری ہوئی اور مظلوم جماعت آج تک جس طرح اپنے پہلے امتحانوں میں نمایاں حیثیت سے کامیاب ہوئی ہے اسی طرح اس ابتلاء کے دور میں بھی سو فیصد نمبر حاصل کرکے کامیاب ہوگی۔ اگر خدا تعالیٰ کی حکمتوں کے مطابق یہ پرچہ پہلے امتحانوں کی نسبت کچھ سخت ہے تو کیا ہوا؟ ـــ حل کرنے والی تو مخلصین کی وہی جماعت ہے جس نے اپنے مضمون کی تیاری میں سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت قابل و مدبرانہ قیادت میں دنیا کے ہر مشکل سوال کو حل کرنے کی تیاری کر لی گئی ہے۔ آج پاکستان میں مظالم کی داستانیں بڑی دردناک ہیں۔ ایک کمزور دل انسان شاید اُن کو سُننے کی تاب نہ رکھتا ہو۔ لیکن دنیا کے تختے پر ایک ایسی قوم آباد ہے جو ان مظالم کو رضائے الٰہی کی خاطر ہنستے کھیلتے ہوئے برداشت کر رہی ہے۔ اور اپنے عہدِ بیعت پر مضبوطی سے قائم ہے۔ اس نے اپنے پیارے اللہ سے کبھی اور کسی حال میں بھی بے وفائی نہیں کرنی۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے بھی آج تک کبھی بے وفائی نہیں کی۔ اور خدا تعالیٰ کی اُس بے آواز لاٹھی کے انتظار میں ہے کہ وہ جب کسی پر گرتی ہے تو اُسے خاکستر کر دیتی ہے۔ اور دنیا کے لئے عبرت کا موجب بنا دیتی ہے۔

حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ۔ کہ تم میں سے ہر شخص اپنے دائرہ کے اندر ایک حاکم کی حیثیت سے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس حدیث صحیح کی روشنی میں کیا ان موجودہ مظالم کے ذمہ دار افراد اور اَئِمَّۃَ الْکُفْر کو نظر انداز کر دیا جائے گا ـــ!؟ نہیں، اور ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ ضرور عذابِ الٰہی کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ دنیا کا کوئی قانون، دنیا کی کوئی عدالت اور کوئی حقوقِ انسانی کی بین الاقوامی تنظیم ان مظالم کی اجازت نہیں دیتی۔ پس ظلم و ستم کے ذمہ دار حکام عذابِ الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں۔ کیونکہ ـــ

پستے ہیں بالآخر وہ اک دن اپنے ہی ستم کی چکی میں!
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا

جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر

ہماری امن پسندی سے آشنا ہے جہاں

الٰہی! کفر و ضلالت سے دور رکھ ہم کو
دوئی و شرک و جہالت سے دور رکھ ہم کو

رہ ترقی پہ رکھ گام زن ہمیشہ ہمیں
جمود و کسل کی عادت سے دور رکھ ہم کو

قتیلِ جور و ستم ہیں عطا ہو صبر و ثبات
فساد و خوف و دہشت سے دور رکھ ہم کو

نفاق و کبر و ریا و فسوق و عصیاں سے
عناد و بغض و عداوت سے دور رکھ ہم کو

نمود و نام و نمائش بھی جس میں شامل ہو
تو اس دعا و عبادت سے دور رکھ ہم کو

ہمارے دل میں محبت ہے ہر کسی کے لئے
خودی و نخوت و نفرت سے دور رکھ ہم کو

ہماری مشعلِ رہ ہے نبیؐ کی سیرتِ پاک
ہر اک برائی و بدعت سے دور رکھ ہم کو

ہو جس میں اسوۂ سرکارِ دو جہاں مفقود
ہمیشہ ایسی عبادت سے دور رکھ ہم کو

جنابِ ختمِ رسل سید الوریٰؐ کے سوا
ہر اک بشر کی قیادت سے دور رکھ ہم کو

غلامِ سید بطحا ہیں حضرتِ طاہر
تو اُن کے لطف و کرم سے نہ دور رکھ ہم کو

بنایا ہم پہ ہے تو نے اُنہیں امیر و امام
اب عہد شکنی کی علت سے دور رکھ ہم کو

ہماری امن پسندی سے آشنا ہے جہاں
فساد و فتنہ کی عادت سے دور رکھ ہم کو

غلط ہے تہمتِ اسلام دشمنی ہم پر
الٰہی! ایسی شناعت سے دور رکھ ہم کو

کرے جو چاہے متانت سے ہم پہ ہر تنقید
مگر تو کذب و رذالت سے دور رکھ ہم کو

ترے حبیب محمدؐ کا واسطہ تجھ کو
تو ہم پہ نت نئی تہمت سے دور رکھ ہم کو

ابی و اُمی فداہ اُسیؐ کے صدقہ تو
عدو کی بے جا جسارت سے دور رکھ ہم کو

تو اپنے دائمی آئینِ مصطفیٰؐ کے سوا
ہر ایک دیں کی شریعت سے دور رکھ ہم کو

ہم استقامت و صبر و رضا کے خوگر ہیں
ہر اک جدال و خصومت سے دور رکھ ہم کو

ہے سونپ رکھی حکومت وطن کی تو نے جنہیں
خلاف اُن کے بغاوت سے دور رکھ ہم کو

مگر الٰہی ہے تجھ سے نجز یہ بھی دعا
ستم سے جور سے سطوت سے دور رکھ ہم کو

عقیدہ اور عبادت ہے مسئلہ دل کا
تو دین میں جبر و حکومت سے دور رکھ ہم کو

خلافِ عدل ہے یکطرفہ فیصلے کرنا
الٰہی! ایسی عدالت سے دور رکھ ہم کو

اذان و کلمہ پہ قدغن ہے اک گناہِ عظیم
تو اس گناہ کی عقوبت سے دور رکھ ہم کو

وطن ہمارا ہے ہم ہیں وطن کے پیارے سپوت
وطن سے غدر و خیانت سے دور رکھ ہم کو

کرم سے اپنے ہر نیت ہماری کر دے عیاں!
ہر افتراء و شرارت سے دور رکھ ہم کو

○

★ محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

خطبہ جمعہ

لیلۃ القدر سے مراد ایسی رات ہے جو تقدیروں کا فیصلہ کرنے کیلئے آتی ہے!

اِس رات کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ نمائی کا نشان دکھاتا اور کمزوروں کو طاقتور بنا دیتا ہے

آج جماعتِ احمدیہ جس دور سے گزر رہی ہے یہ بھی ایک ایسی ہی لیلۃ القدر کا دور ہے

بیشک دنیا کی نظر میں آپ کی کوئی قیمت نہیں لیکن خدا کی نظر میں آپ کی قیمت ہے جو بالآخر دنیا کی نگاہوں میں بھی آپکو قیمتی بنا کر دکھائے گی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ احسان ۱۳۶۳ ہش مطابق ۲۲ جون ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود کا یہ بصیرت افروز خطبہ کیسٹ کی مدد سے قلمبند کر کے ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ القدر کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :—

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

اس کے بعد حضور نے فرمایا :—

رمضان مبارک اپنے تیسرے دہاکے میں یعنی آخری عشرے میں داخل ہو چکا ہے۔ اور یہ وہ عشرہ ہے جس کا ایک مدت سے مسلمانوں کو انتظار رہتا ہے۔ رمضان میں داخل ہوتے ہی توجہ آخری عشرے کی طرف مائل ہونے لگتی ہے۔ اور جوں جوں رمضان آگے بڑھتا ہے اس عشرے کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی تمنا اور بھی زیادہ بے قرار ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس آخری عشرے میں وہ کیا بات ہے جس کے لئے مومن کا دل بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار کرتا ہے۔ وہ لیلۃ القدر ہے، دراصل جس کی تلاش جس کی تمنا میں مومن اس سے زیادہ بے چینی سے

لیلۃ القدر کی راتوں کا انتظار

کرتا ہے۔ جس طرح وہ اپنی محبوب ترین چیز کے لئے ہجر میں تڑپتا ہو۔ اور پھر اس کے آنے کی خبر اسے مل گئی ہو۔ اور آنے کی خبر تو مل گئی ہو لیکن ابھی آیا نہ ہو۔ اور پھر یہ خطرہ بھی محسوس کر رہا ہو کہ وہ آئے گا تو مجھے مل بھی سکے گا کہ نہیں۔ وہ جو کیفیت ہے، اُس سے زیادہ شدید کیفیت ایک عارف باللہ کے دل میں لیلۃ القدر کے انتظار میں پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دنیا کا محبوب تو اب نہ آیا تو پھر آ گیا۔ اور اس کا آنا اور جانا عارضی حقیقتیں ہیں۔ اور وہ لذتیں جو پیچھے چھوڑ کے جاتا ہے وہ بھی اس قدر عارضی ہوتی ہیں کہ بسا اوقات اُن کی یاد لذت پیدا کرنے کی بجائے دکھ پیدا کر دیتا ہے یعنی لذتیں بھی عارضی اور ان کی یاد بھی دکھ کا موجب۔ لیکن جس لیلۃ القدر کا مومن انتظار کرتا ہے اس کی بالکل مختلف کیفیت ہے اگر چند لمحوں کے لئے بھی آئے تو ساری زندگیاں سنوار جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اَلْف کا لفظ

عربی میں صرف ہزار کے لئے نہیں بولا جاتا بلکہ تکمیلِ عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح باقی زبانوں میں لاکھ، دس لاکھ، کروڑ، ارب ہر قسم کے الفاظ موجود ہیں، عربی میں نہیں۔ عربی میں ہزار وہ آخری عدد ہے جس کا ذکر عربی زبان میں ملتا ہے۔ تو چونکہ آخری ہے اس لحاظ سے تکمیل کا مظہر بن جاتا ہے۔ اس سے اوپر کوئی عدد نہیں جا سکتا۔ تو جب کہنا ہو کہ ایک ایسا مقام جس سے اوپر کوئی اور مقام نہ ہو اعداد کی دنیا میں تو اس کے لئے اَلْف لفظ استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے معنے صرف یہ نہیں ہیں کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ تم اپنی گنتی کو جس انتہا تک بھی پہنچا دو اس سے بھی وہ رات بہتر ہے۔ کیونکہ ہم نے تکمیل کے عدد میں اس کی خوبی کا ذکر کیا ہے۔

یہ رات کیا چیز ہے اور اس سے کس طرح استفادہ ہونا چاہیئے۔ اس مضمون سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت عارفانہ روشنی ڈالی ہے۔ اور نئے پہلو دئیے ہیں اس رات کے متعلق اس کی حقیقتوں سے متعلق ہمیں متعارف فرمایا۔ خصوصیت کے ساتھ آپ نے یہ بیان فرمایا کہ اس

لیلۃ القدر سے مراد

دراصل اوّل طور پر وہ زمانہ ہے یعنی وہ تاریکی اور ظلمات کا زمانہ جو قرآن کے نزول کا زبانِ حال

"زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے"
(کشتی نوح صفحہ ۲۰)
پیشکش: گلوب مینوفیکچررس ۳۳ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

سے مطالبہ کر رہا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل کی بے قراری تھا جو اس رات میں عرش تک پہنچی وہ قرآن کریم کے نزول کا موجب بنی۔ تو رات کے اندر جو کیفیات ہوتی ہیں مختلف ان کا ذکر فرما کر آپ نے قرآن کریم کے نزول کو اس فجر سے تشبیہ دی جس کا اس سورۃ میں ذکر ملتا ہے۔ لیکن اس کو سمجھانے کے لئے چونکہ عموماً عربی زبان کا مضمون بہت تھوڑا ہے کچھ زیادہ تفصیل سے بیان کرنا پڑے گا۔ رات کے لئے بہت سے الفاظ ہیں۔ لیکن

لَیْل اور لَیْلَہ

یہ دو لفظ ملتے جلتے عربی میں موجود ہیں۔ لَیْل کا جو الٹ ہے اس کا عکس وہ نَہار بیان کیا جاتا ہے۔ اور لَیْلَہ کا اپوزٹ نہار بھی ہے لیکن اس کے مقابل لفظ وہ نَہار نہیں بلکہ یَوم ہے۔ اور اسی سے لَیْل اور لَیْلَہ کا فرق سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ نَہار تو عُرفِ عام میں اسی دن کو کہتے ہیں جو سورج کے ساتھ چڑھا اور سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ڈوب گیا۔ اور بڑے وسیع عرصے یا اہم زمانے کے لئے نَہار کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں زمین و آسمان کی پیدائش کا یا دوسرے اہم واقعات کا جہاں بھی ذکر فرمایا ہے وہاں یوم کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ نَہار کا لفظ کہیں استعمال نہیں کیا تو

یَوم ایک بہت ہی وسیع المعنیٰ لفظ ہے

بہت بڑے زمانے پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ پچاس ہزار سال کا بھی ایک یَوم ہوتا ہے۔ تو اس کا سورج کے چڑھنے یا ڈوبنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن زمانوں کے بعد جب سورج کا ذکر آئے گا تو مراد ہے عظیم الشان کامیابی۔ غیر معمولی خوشخبریاں، بہت ہی حیرت انگیز بشارتوں کا دور، تو جس طرح یوم ایک ——— METAPHORIC FIGURE OF SPEECH بن جاتا ہے، ایک استعارہ ہو جاتا ہے اسی طرح سورج بھی ان ہی معنوں میں ایک دوسرے مضمون کی طرف اشارہ کرنے والا لفظ ہے۔ چنانچہ لَیْلَہ سے مراد قرآن کریم میں جب لَیْل کی بجائے لَیْلَہ کا لفظ استعمال فرمایا تو مراد یہ ہے کہ جس طرح بعض دن لمبے ہوتے ہیں اور خاص اہمیت رکھتے ہیں اسی طرح بعض راتیں بھی لمبی ہوا کرتی ہیں۔ اور خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

راتوں کے اندر جو مضامین پائے جاتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک ہے ظلم اور تاریکی۔ اور دراصل تاریکی اور عُرفِ عام میں جسے ہم ظلم کہتے ہیں یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں جب انسانی فطرت

خدا کی روشنی سے دور

ہو جاتی ہے تو وہ ظلم اور سفاکی پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور ایک ہے غم۔ یہ بھی رات کے اندر مفہوم پایا جاتا ہے۔ پس ظلم کے پہلو سے یعنی پہلے اندھیرے کے معنوں میں جرم کے جو ہر قسم کی سفاکیاں اور ایک دوسرے پر تعدی کرنا یہ سارا مضمون لیلہ کے تابع آ جاتا ہے۔ یعنی ایک ایسا لمبا زمانہ تاریکی کا جس میں جرم اپنی انتہا کو پہنچ جائے۔ اور انسان انسان کو دکھ پہنچانے میں جس حد تک اسے توفیق ہے وہ اس توفیق کو حاصل کرلے۔ اپنی استطاعت کے درجہ کمال کو پہنچ جائے دکھ پہنچانے میں۔

اس کے مقابل پر دکھ اٹھانے والوں کی بھی ایک رات ہو گی۔ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اسی حیثیت سے لمبی ہو گی، اسی حیثیت سے گہری ہو جائے گی جتنا جرائم کرنے والے اپنے جرموں میں بڑھیں گے اسی نسبت سے ان جرموں کا نشانہ بننے والے غیر معمولی دکھ اٹھا رہے ہوں گے۔ اور وہ

دکھوں اور مصیبتوں کی رات

بن جائے گی۔

اس کے برعکس دوسرا معنیٰ۔ یہ تو ایک معنیٰ کی دو شاخیں تھیں۔ دوسرا معنیٰ اس کا یہ بنتا ہے کہ ایک طرف جرم کرنے والے خدا تعالیٰ کے عذاب کا مطالبہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اس تقدیر شر کا مطالبہ کر رہے ہوتے ہیں جو اُن کے لئے مقدر ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف دکھ اٹھانے والے یا مظلوموں کا دکھ محسوس کرنے والے بڑی گریہ و زاری کرتے ہیں راتوں کے وقت۔ اور بعض راتیں جیسا کہ دنیا کی ہر زبان کے اشعار میں ذکر ملتا ہے اتنی بھاری اور اتنی بوجھل معلوم ہوتی ہیں کہ بے قراری کے ساتھ انسان اٹھ اٹھ کر دیکھتا ہے کہ کب صبح کی شفق طلوع ہو گی۔ کب دور ہو جائے گی۔ بیماروں کی حالت ایسی ہوتی ہے ایک ایک لمحہ انتظار کرتے ہیں کہ کب صبح کی خوشخبری ملے گی۔ تو صبح کے ساتھ ایک سکون کا پہلو بھی ہے۔ چوروں اُچکوں کے جو وقت وہ راتوں کے وقت ہوتے ہیں۔ تو وہ رات جو عرب میں اس وقت جاری ہوئی جب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا زمانہ

تھا۔ اس میں یہ ساری کیفیات اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

جہاں تک جرائم کا اور خدا تعالیٰ سے دوری کا تعلق ہے خشکی بھی گندی ہو گئی تھی اور تری بھی گندی ہو گئی تھی۔ یعنی مذہب کی دنیا بھی تباہ ہو چکی تھی اور غیر مذہبی دنیا بھی تباہ ہو چکی تھی۔ اور ایک طرف جرائم مطالبہ کر رہے تھے کہ خدا تعالیٰ اُس دوسری تقدیر کو ظاہر کرے۔ اور جرائم جو مطالبہ کرتے ہیں تقدیر کا اس میں دونوں باتیں آ جاتی ہیں۔ اول یہ کہ جرائم زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اب بہت ہو چکی ہے، اب وقت بدل دے اب مزید جرائم سے یہ دنیا برباد ہو جائے گی۔ اور دوسری طرف جرائم زبانِ حال سے سزا کا مطالبہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر کچھ لوگ گریہ و زاری میں انتہا کر دیتے ہیں خدا کے حضور کہ اے خدا! اب صبح کا منہ دکھا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو دعائیں کیں وہی دعائیں تھیں جو خدا کے فضل کو کھینچ لانے کا موجب بنیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پھر

شریعت کا سورج

طلوع ہوا۔ پس اَللَّیْلَہ کو لَیْل کی بجائے ایک حرف کے اضافہ سے حیرت انگیز وسعت عطا فرما دی قرآن کریم نے۔ اور ایسی وسعت جو ہر قسم کے مضامین کو سمیٹ لیتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی رات میں سلام کا ذکر ہے۔ امر الٰہی کے ساتھ اور یہ فرمایا گیا ہے حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ یہ کیا مطلب ہے؟ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ مطلع الفجر کے بعد کیا فرشتے نازل نہیں ہوں گے؟ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔ یہ ہے پوری آیت جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں۔ کہ کثرت کے ساتھ فرشتے نازل ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ۔ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔ ہر امر میں وہ سلامتی کا پیغام دے رہے ہوتے ہیں۔ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ یہاں تک کہ صبح کا سورج طلوع ہو جائے۔ تو کیا سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ پھر خدا کی رحمتیں چلی جاتی ہیں، بشارتیں ہٹ جاتی ہیں، اور سلامتیاں غائب ہو جاتی ہیں؟ یہ کیا مطلب ہے؟ اس کا دراصل مطلب یہ ہے کہ سورج جب تک نہیں نکلتا اس وقت تک تسلی دینے کا وقت ہوا کرتا ہے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا ہے پھر تو سب کچھ ظاہر ہو گیا۔ اس لئے خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ وہ رات

خدا کے بعض بندوں پر

چونکہ بہت بھاری ہوتی ہے اور یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ صبح ان ہی کی وجہ سے طلوع ہوتی ہے۔ اگر خدا کے وہ پیارے بندے نہ ہوں جن کا دکھ عرش پر محسوس کیا جاتا ہے تو خدا کو کوئی پرواہ نہیں کہ یہ راتیں کتنی لمبی ہو جائیں۔ ان ہی کی بے قراری ہے جن پر نظر کر کے خدا پھر ان راتوں کو دنوں میں تبدیل کیا کرتا ہے۔ ورنہ ایسے ظلم کی راتیں بھی آتی ہیں کہ ہزار ہزار سال کی رات چلی چلی جاتی ہے۔

بڑی بڑی ایمپائرز EMPIRES ہیں جو تباہ ہوئیں۔ بڑی بڑی قومیں مظلوم ہوئیں، غلام بنائی گئیں۔ لیکن کوئی ان کی نہیں سنی گئی۔ کوئی ان کے لئے فریاد کرنے والا ایسا نہیں تھا جو خدا تعالیٰ کی رحمت کو کھینچ لاتا۔ اس لئے

دنیا کے مصائب کی راتیں

بعض دفعہ تو بہت ہی لمبی ہو جایا کرتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے شاید پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کیا تھا چرچل سے جب ٹراٹسکی ملا ہے تو اس نے یہ شکایت کی کہ میں تو سمجھا تھا کہ کمیونسٹ دنیا میں کمیونزم کے ذریعہ روس آزاد ہو جائے گا اس لئے میں جدوجہد کر رہا تھا۔ لیکن میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ میرا اہم وطن گہری غلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا ہے۔ اور مجھے یہ خوف ہے کہ ایک بہت ہی لمبی رات ہے جس نے روس کو ڈھانپ لیا ہے۔ جس سے اب مفر کی کوئی صورت نہیں رہی۔ میں اس لئے باہر آ گیا ہوں۔ حالانکہ وہ لینن کے پیچھے کا لیڈر تھا۔ اور اس کے ساتھ مل کر بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اتفاق تھا کہ لینن اوپر آ گیا۔ ورنہ ٹراٹسکی بھی آ سکتا تھا۔ اتنے مقام کا وہ اشتراکی لیڈر تھا جس نے بے شمار قربانیاں دی ہیں اشتراکیت کے لئے۔ لیکن جب اس نے اشتراکیت کو حاصل کیا یعنی اشتراکیت کے پھل کو، تب اس کو

محسوس ہوا کہ یہ ٹکڑا دا اچھل ہے۔ بہرحال چرچل نے اُن کو تسلّی دینے کے لئے کہا، اُس نے خود اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے اُن سے تسلّی دیتے ہوئے کہا کہ دیکھو راتیں آیا کرتی ہیں۔ اور دیکھو رُوم کی ایمپائر جب ختم ہوئی تھی تو پھر ایک رات ہی آئی تھی تا۔۔! اب دیکھو

یورپ کی روشنی

اُسی رات میں سے پیدا ہوئی ہے۔ تو یہ ہوتا رہتا ہے [illegible] ہے۔ رُوس بھی اسی طرح صبح کا مُنہ دیکھ لے گا۔ تو ٹراٹسکی نے اُس کو جواب دیا کہ ہاں مجھے علم ہے۔ لیکن مجھے یہ بھی علم ہے کہ روم کا سُورج جب غروب ہُوا تھا تو ایک ہزار سال کی رات تھی۔ جس کے بعد پھر دوبارہ سُورج طلوع ہُوا ہے یورپ پر۔ تو کیا تم مجھے یہ خوشخبری دے رہے ہو کہ رُوس کے لئے ایک ہزار سال کی رات مقدر ہو چکی ہے۔ یہ تو کوئی خوشخبری نہیں۔

تو لَیلَہ کا زمانہ بڑا لمبا بھی ہو جاتا ہے۔ اتنا لمبا کہ بعض قومیں جن کا کوئی پُرسانِ حال نہ ہو اُن کی ایک رات ہزار سال کی رات بھی بن جاتی ہے۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسی راتیں بھی آتی ہیں اور وہ لَیلَۃُ القَدْر ہیں، جن میں خدا کے کچھ بندے ایسے ہیں جو ان راتوں کو تبدیل کر دیا کرتے ہیں اپنی گریہ وزاری کے ساتھ، اپنی عبادتوں کے ساتھ۔

ایسی ہی ایک رات آئی تھی

جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ظاہر ہوئے تھے۔ یہ آپؐ کی گریہ وزاری تھی، آپؐ کی غارِ حرا کی عبادتیں ہی تھیں جنہوں نے وہ سُورج طلوع کیا جو ہزارہا راتوں سے بڑھ کر اہم تھا۔ اور جس کا زمانہ نہ ختم ہونے والا زمانہ ہے۔ پس اَلْف جو ہزار مہینوں کا ذکر ہے وہ عام ہزار مہینے نہیں ہیں۔ بلکہ ہزار کا لفظ جب انسانی زندگیوں پر بولا جاتا ہے تو یہ معنی ہوں گے کہ پُوری انسانی زندگی سے بڑھ کر ہے وہ رات۔ لیکن جب قومی زندگی پر اطلاق پائے گا تو مُراد صرف یہ ہوگی کہ

نہ ختم ہونے والا ایک دِن

آنے والا ہے۔ ایسا دِن جو پھر کبھی غروب نہیں ہوگا۔ اور اس لئے ہوگا کہ فرشتے نازل ہو رہے تھے کسی کی بے قراری کو دیکھ کر۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے۔ اور وہ تسلّی یہ دے رہے تھے کہ فکر نہ کرو، روشنی کا زمانہ بہت دُور نہیں ہے۔ تم عنقریب سُورج کو طلوع ہوتے دیکھوگے۔ اور یہاں جس سُورج کی خوشخبری دی جا رہی تھی یہ عجیب لُطف کی بات ہے کہ ایک پہلو سے وہ خود حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تھے کہ اس رات میں سے تو تُو طلوع ہونے والا ہے۔ تجھے کیا غم۔ تو تُو نے ہی دُنیا کو اُجاگر کرنا ہے۔ اور اُن کے اندھیر دِن کو روشنیوں میں بدلنا ہے۔

تو یہ جو

سلام کی خوشخبریاں

تھیں اس سے مُراد یہ نہیں تھی کہ صبح تک سلام ہے۔ اس کے بعد سلامتی ختم ہے۔ مُراد یہ ہے کہ اندھیرے میں بے چینی کے وقت مریض کو تسلّی دی جاتی ہے۔ دُکھ اُٹھانے والے کو دلاسے دیئے جاتے ہیں۔ مائیں جس طرح بچّوں کو کہتی ہیں، کوئی بات نہیں، دیکھو صُبح سُورج طلوع ہوگا تو تم ٹھیک ہو جاؤ گے، ڈاکٹر آجائے گا۔ فلاں مدد کو پہنچے گا۔ اِن معنوں میں فرشتے نازل ہوتے تھے۔ اور یہ کہہ رہے تھے کہ فکر نہ کرو، وہ دِن بہت دُور نہیں ہے جس کا انتظار ہے۔ یہ تو قومی لحاظ سے اس کے معنی ہیں لَیلہ کے۔ اور

اِنفرادی طور پر بھی

انسان کی زندگی میں ایسا زمانہ آتا ہے کہ جب وہ جرائم کی دُنیا میں غرق ہو جاتا ہے بسا اوقات اور اُس پر تاریکی کی رات آتی ہے۔ ایسا زمانہ بھی آتا ہے کہ جب وہ دُکھوں میں مبتلا ہوتا ہے اور یوں محسوس کرتا ہے کہ یہ دُکھ اب کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اُس وقت بھی اسی قسم کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ خاص وقت دُعا کا جو غیر معمولی قبولیّت کا وقت ہوتا ہے، وہ لیلۃ القدر ہے جس کا اس سُورۃ میں انفرادی زندگی کے لحاظ سے ذکر کیا جا رہا ہے۔ اُس وقت ایک بے قرار دل میں تمنّا اُٹھتی ہے، بعض دفعہ گناہ گاروں کے لئے بھی ایک رات آتی ہے جب وہ توبہ کرتے ہیں۔ اور وہ توبہ کا لمحہ اُن کی ساری زندگی

سے بہتر ہُوا کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ دُکھ اُٹھانے والوں کی زندگی میں بھی ایک رات آتی ہے اُن کی گریہ وزاری کی رات۔ جو اُس مقام کو پہنچ جاتی ہے کہ جس کے بعد سوالی ہی باقی نہیں رہتا کہ سُورج طلوع نہ ہو۔ اور یہ انفرادی زندگی کی رات جو ہے بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ آگے بڑھ جاتی ہے۔ مختصر نسبتاً مگر قومی زندگی کی رات بن جاتی ہے۔ ایک رات ایسی ہے قومی زندگی کی جس کا سُورج کبھی طلوع ہی نہیں ہوگا۔ اور پھر وہ رات کبھی واپس نہیں آئے گی۔ ان معنوں میں کہ ہمیشہ کے لئے قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سُورج کو دُنیا کی نظر سے اوجھل کر دے۔ ایک تو وہ رات ہے۔ ایک مختصر دور بھی آتے ہیں قومی زندگی میں جس میں افراد سے بڑھ کر معاملہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اتنا لمبا نہیں۔ اور وہ دَور ایسے ہیں جن میں قومیں داخل ہوتی بھی رہتی ہیں۔ اُن سے نکلتی بھی رہتی ہیں۔ کبھی یہ راتیں چھوٹی ہو جاتی ہیں۔ کبھی یہ راتیں لمبی ہو جاتی ہیں۔

آج کل جماعتِ احمدیہ جس دَور سے گزر رہی ہے

یہ بھی ایک ایسا ہی لیلۃ القدر کا دَور ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے لفظ قَدْر کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ قدر کو سمجھے بغیر لیلۃ القدر کی حقیقت تو معلوم نہیں ہو سکتی۔ قدر کہتے ہیں ایک لحاظ سے تقدیر کو۔ یعنی قسمتیں بنانے والی رات یا قسمتیں بگاڑنے والی رات۔ ایسی رات جو تقدیروں کا فیصلہ کرنے کے لئے آتی ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک ہی رات تھی جس نے ایک وقت میں مسلمانوں کی قسمت بنانے کا فیصلہ کر دیا اور مشرکین کی قسمت مٹانے کا فیصلہ کر دیا۔ وہ غرق کر گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو۔ اور بچا گئی آپؐ کے ماننے والوں کو۔ اور ہر ساتھ ہر مخالف کی تقدیر لکھ دی کہ وہ لازماً ناکام اور رُسوا اور ذلیل ہوگا۔ ہر مومن کے لئے یہ تقدیر لکھی گئی کہ وہ بہرحال ہر قیمت پر یقیناً کامیاب ہو گیا ہے۔ پس ان معنوں میں

تقدیر بنانے والی اور تقدیر بگاڑنے والی رات

آیا کرتی ہے۔ ایسی ہی ایک رات میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں۔ اور ہماری دُعائیں ہی ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ، جو یہی تعیین کر رہی ہے کہ جس نے اس رات کا فیصلہ کرنا ہے۔

دُوسرا پہلو قَدْر کا

قدر کے اندر ایک معنی پائے جاتے ہیں قُدرت نُمائی کے۔ یعنی ایسی باتیں جو بظاہر ناممکن ہوں۔ انسانی طاقت میں نہ ہوں۔ وہ باتیں بھی خُدا اس رات کے بعد دکھایا کرتا ہے۔ یعنی ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کا عجز اور آپؐ کی انکساری اور آپؐ کے بے کس ساتھی، بے بس۔ کوئی طاقت، کوئی اختیار نہیں تھا۔ ہر غلہ انسان، ہر کمینہ انسان دنیا کے سب سے بڑے معزز ین پر حملے کر رہا تھا۔ زبانیں دراز کر کر بھی۔ اور جسمانی دُکھ دے کے بھی۔ کس قدر بے بسی کی رات ہے۔ ان کی بے بسی کی رات قُدرت کے دِن میں تبدیل کی جاتی ہے۔

خُدا اپنی قُدرت نُمائی کا نشان دِکھاتا ہے

اور کمزوروں کو طاقتور بنا دیتا ہے۔ اس لئے قَدْر کا ایک معنی عام لحاظ سے قُدرت نُمائی، معجزہ دِکھانا اور قوت کا اظہار، غیر معمولی قوت کا اظہار، یہ بھی اس کا معنی ہے۔ تو مُراد یہ ہے کہ ایک ایسی رات آتی ہے جو کمزوروں کو قوی کر دیتی ہے۔ اور اس رات کا بوجھ جب پڑتا ہے تو بڑے بڑے طاقتور کمزور اور بے کار ہو جاتے ہیں، پہنتے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ان کو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ تو دراصل تو وہی تقدیر خیر و شر کے معنے ہی ہیں۔ لیکن زیادہ تفصیل سے جب ہم معنی پر غور کرتے ہیں تو تقدیر کی نئی شکلیں سامنے آتی ہیں۔ پھر

قَدْر کا ایک معنیٰ

وہ بھی ہے جیسے ہم اُردو میں کہتے ہیں کہ اس کی بڑی قدر کی گئی۔ ہماری کب قدر کی گئی؟ کہ ہم نے تو بہت کچھ کیا لیکن قدر نہ کی گئی۔ یہ قدر دراصل قیمت سے معنی نکلا ہے۔ یہ جو عرفِ عام میں ہم قدر کہتے ہیں یہ عربی میں دراصل قیمت کے نتیجے میں اُردو کو معنی بخشا گیا ہے۔ قدر کہتے ہیں قیمت کو۔ تو مُراد یہ ہوتی ہے کہ ہماری قیمت کب ڈالی

جائے گی؟ کب ہمیں پوچھا جائے گا؟ کب ہماری محنتوں کی طرف نگاہ کی جائے گی؟ تو ان معنوں میں قدر کی رات سے مراد یہ ہے کہ ایسی دُکھوں کی رات جب بعض دُکھ اُٹھانے والوں کی قیمت ڈالی جائے گی۔ اُن کو بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا۔

اللہ کے پیار کی نگاہیں اُن پر پڑیں گی

اور اُن کی قیمت ڈال کر بتائیں گی کہ دُنیا میں اگر کوئی قیمتی وجود تھے تو یہی تھے۔ ان کے مقابل پر بڑے سے بڑے لوگوں کی بھی کوئی قیمت نہیں۔ بڑی سے بڑی قوموں کی بھی کوئی قیمت خدا کی نظر میں نہیں ہے۔ تو قیمتیں ڈالنے والی رات نکمی چیزوں کو رد کر دے گی کہ تمہاری کوئی قیمت نہیں ہے۔ وہ نکمی چیزیں رد کی جائیں گی جو بظاہر بڑی شان و شوکت والی بظاہر بڑی چمک دمک والی نظر آتی تھیں۔ اور کچھ نکمی نظر آنے والی چیزوں کی قیمت ڈالی جائے گی۔ جو دُنیا کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھیں۔ بڑی ان کو قیمت ملے گی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ اور آپ کے غلاموں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے یہی سلوک فرمایا۔ اور آپ کا بھی مزاج چونکہ اپنے رب کا مزاج تھا اس لئے آپ بھی اسی طرح لوگوں کے لئے قدر کی رات بن گئے تھے۔ لوگوں کے لئے قیمتیں اس طرح ڈالتے تھے جس طرح خدا اپنے بندوں کی قیمتیں ڈالا کرتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق یہ

بہت پیارا واقعہ

ہے جو بار بار جماعت کے درسوں اور خطبوں میں بیان ہوتا رہتا ہے لیکن ایک ایسا پیارا واقعہ ہے جس کی لذت ختم ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اس کا تعلق بھی لیلۃ القدر کے ان معنوں سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک دفعہ بازار سے گزر رہے تھے تو ایک ایسا حبشی یا معمولی حیثیت کا انسان ضروری نہیں کہ حبشی ہی ہو۔ جو نہایت بدصورت تھا۔ ایسا بدصورت کہ لوگ اس کے چہرے پر نظر ڈال کر گھبرا کر دوسری طرف منہ کر لیا کرتے تھے۔ اور بالکل بے زور تھا۔ بے زر تھا۔ نہایت مفلس۔ اور گندے کپڑے، پسینے میں لت پت مزدوری کرنے والا ایک نہایت غریب انسان۔ وہ ایک مٹی پر کھڑا اپنی حالت کے اوپر غور کر رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا۔ اور آپ نے اس کے چہرے کی کیفیت پہچان کر پیچھے سے جا کر جس طرح مائیں بعض دفعہ بچوں کو لپیٹ لیتی ہیں اپنی باہوں میں۔ اور یا آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں پیار کرنے والے۔ اس طرح آپ نے پیچھے سے جا کر اس کو اپنی باہوں میں لپیٹ لیا، سمیٹ لیا۔ اور اس زور سے جکڑ لیا کہ وہ مڑ کے دیکھ نہیں سکتا تھا کہ یہ کون ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جسم پر پھیرنے شروع کئے۔ اور پھیرتا چلا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بتاؤ میں کون ہوں؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ کے سوا اور ہو کون سکتا ہے؟ یہ محبت، یہ شفقت کسی اور کو نصیب کیسے ہو سکتی ہے؟ میں تو صرف اس لئے دیر کر رہا تھا کہ زیادہ موقعہ مل جائے آپ کے جسم کے ساتھ اپنے جسم کو مس کرنے کا۔ میں تو اس لئے رگڑ رہا تھا اپنے بدن کو کہ یہ دن مجھے کب نصیب ہوں گے؟ یہ ہے وہ قدر کی رات جن کے لئے یہ قدر کی رات آتی ہے وہ پھر آگے یہ

قدریں تقسیم کرنے والے

بن جایا کرتے ہیں۔ پسماندہ قوموں کو وہ اُٹھاتے ہیں۔ غریبوں اور بے سہاروں کا سہارا بن جایا کرتے ہیں۔ اُن کے ذریعے پھر اللہ کی قدریں تقسیم ہوتی ہیں۔ اور قیمتیں ڈالی جاتی ہیں۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بڑے محبت سے اُس کی مزید دلجوئی کے لئے فرمایا کہ ایک میرا غلام ہے میں جسے بیچتا ہوں۔ ہے کوئی لینے والا۔ اُس نے کہا، یا رسول اللہؐ! کون مجھے خریدے گا؟ میری تو کوئی قیمت نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، نہیں۔ یہ نہ کہو۔ میرے خُدا کی نظر میں تمہاری بہت قیمت ہے۔ اُس کی تو اُسی وقت قیمت پڑ گئی تھی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نظر اُس پر پڑی تھی۔

تو وہ لوگ جن کی قیمتیں نہیں ڈالی جاتیں یہ قدر کی رات اِس طرح اِس شان کے ساتھ اُن پر ظہور کیا کرتی ہے کہ وہ آگے قیمتیں ڈالنے والے بن جایا کرتے ہیں۔ بے سہارا اور کمزور اور بے قیمت لوگ اُن کے فیض سے پھر قیمتیں پایا کرتے ہیں۔ اِس دَور میں سے بھی ہم گزر رہے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ بعض ممالک میں اتنی ذلیل اور بے قیمت اور ایسی بے سہارا ہے کہ ہر سفلہ انسان اُٹھتا ہے اور جماعت کے اُوپر زبانِ طعن دراز کرنے لگتا ہے۔

اور اُن کی عزتوں پر ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور فخر کیا جا رہا ہے اِس بات پر۔ بڑے بڑے صاحبِ اقتدار خوش ہوتے ہیں اُن کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اُن کے ساتھ اُن کا ہمجولی بناتے ہیں۔ اُن کا ساتھی بتاتے ہیں۔ کوئی قیمت نہیں ہے۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لازماً

خُدا کی نظر میں آپ کی قیمت ہے

اور خدا کی نظر آپ کو قیمتی بنا کر دِکھائے گی۔ اور جھوٹی قیمتیں مٹائی جائیں گی۔ آپ قیمتیں ڈالنے والے بنیں گے۔ خدا کی قسم آپ قیمتیں ڈالنے والے بنیں گے۔ آپ قیمتیں ڈالنے والے بنیں گے —— !!

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ :-

نمازِ جمعہ کے بعد کچھ جنازے ہوں گے۔ ایک تو ہمارے ڈاکٹر عبد القادر صاحب شہید جو چند دن پہلے فیصل آباد میں بڑے ظالمانہ طریق پر شہید کئے گئے، اُن کا جنازہ ہے۔ اور ایک سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ جو معروف ہیں ساری جماعت میں اللہ کے فضل کے ساتھ۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی صاحبزادی تھیں۔ اور حضرت امّاں جانؓ کی بھتیجی اور مرزا عزیز احمد صاحب مرزا سلطان احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے۔

مُعلّم ابراہیم یحیٰ صاحب نائیجیریا میں بڑے مخلص، فدائی، جماعت کے پُرانے کارکن، یہ بھی وفات پا گئے ہیں۔ اور اِسی طرح ایک سلسلے سے بڑی محبت کرنے والے، درویش صفت، دوست ڈاکٹر چوہدری بشیر احمد صاحب۔ اِن سب کا نمازِ جنازہ غائب پڑھایا جائے گا۔ ایک اور خاتون ہیں۔ جرمنی میں اُنہوں نے دو تین سال پہلے بیعت کی تھی۔ عادل تھائی مسز مبارک طاہر۔ یہ بھی گو تھوڑی دیر ہوئی بیعت کی تھی۔ لیکن بہت تیزی کے ساتھ سلسلے سے محبت اور اخلاص میں ترقی کر رہی تھیں۔ جب کسی جرمن احمدی کو دیکھتی تھیں تو کھِل اُٹھتی تھیں خوشی سے ــ کہ الحمد للہ اب وقت آ رہا ہے کہ سارا جرمنی احمدی ہو جائے گا۔ اور اپنے بچوں کو بھی بڑی باقاعدگی سے مسجد لے کے جاتی تھیں۔ تو یہ بھی نوجوانی کی عمر میں ہی اچانک ہارٹ فیل سے وفات پا گئی ہیں۔ ان سب کی نمازِ جنازہ غائب جمعہ کے بعد ہو گی۔

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دُعا

(۱) مکرمہ سُہیلہ محبوب صاحبہ ہیڈ مسٹریس نُصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی بیٹی عزیزہ طیبہ مُبارکہ سلمہا امسال بھاگلپور یونیورسٹی سے B.Sc. کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن سے کامیاب ہوئی ہیں۔ الحمد للہ۔ مکرمہ سُہیلہ محبوب صاحبہ بطور شکرانہ مبلغ ۔/۳۰ روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے عزیزہ کے روشن مستقبل کے لئے اور اپنی والدہ محترمہ جو بھاگلپور میں چند روز سے بیمار ہیں، کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(۲) مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرّس مدرسہ احمدیہ قادیان کی بیٹی عزیزہ عطیۃ القیوم نمہا سلمہا متعلّمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان، پانچویں کلاس کے بورڈ کے وظیفہ کے امتحان میں کامیاب ہو کر سکالرشپ کی مستحق قرار پائی ہیں۔ الحمد للہ۔ مکرم مولوی صاحب موصوف مبلغ دس روپے مختلف مدّات میں ادا کرتے ہوئے عزیزہ کے روشن مستقبل کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

اِرشادِ نبوی ؐ

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

(بخاری)

ترجمہ:- تم میں سے ہر شخص اپنے دائرہ کے اندر ایک حاکم کی حیثیت رکھتا ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

محتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خطبہ جمعہ

جتنا زیادہ خوف پیدا کیا گیا اور اللہ کی عبادت سے روکنے کی کوشش کی گئی اسی قوت کے ساتھ جذبۂ عبادت اُبھرا

کبھی خدا کی طرف سے دی گئی مہلت ظالموں کے لئے خیر کا موجب نہیں بنا کرتی

یہ زلزلے اس لئے آتے ہیں کہ پاک لوگوں میں جو بد شامل ہو چکے ہیں اُن کو توڑ کر الگ کر دیں!

یہ بھی ایمانی تجارب ہیں کہ جب ایمان بڑھتا ہے تو اخلاص اور قربانی کا معیار ساتھ بڑھتا ہے!

از حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۸ ر احسان ۱۳۶۳ ہش مطابق ۸ رجون ۱۹۸۴ء - بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْہُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۚ۝ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَہُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ فَزَادَہُمْ اِیْمَانًا ٭ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْہُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۝ اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْہُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ ۚ اِنَّہُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْـًٔا ؕ یُرِیْدُ اللّٰہُ اَلَّا یَجْعَلَ لَہُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْـًٔا ۚ وَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَہُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِہِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَہُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًا ۚ وَ لَہُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ۝ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؕ وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ ۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

(سورۃ آل عمران آیت ۱۷۳ تا ۱۸۰)

اس کے بعد فرمایا :-

ہر انسان کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے۔ اور جتنا جتنا وہ اس مطمح نظر کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے اُس کے لئے ایک روحانی لذت کا سامان پیدا ہوتا جاتا ہے اور جب وہ زیادہ قریب ہو جائے تو پھر لوگوں کی انگلیاں اُٹھتی ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں دیکھو یہ اُس کے کتنا قریب ہے۔ یا کتنا مشابہ ہے۔ وہ لوگ جو دنیا دار ہیں اُن کے دنیاوی مطمح نظر ہوتے ہیں۔ جو مذہبی لوگ ہیں اُن کے مذہبی مطمح نظر ہوتے ہیں۔

چنانچہ بعض ایسے بھی ہیں جو اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ فلاں ایکٹر سے اُن کی تصویر ملتی ہے۔ اور وہ حلیہ بھی ویسا بنا لیتے ہیں۔ اپنے بالوں کی قطع تراش کا رنگ ڈھنگ، اپنے چلنے پھرنے کا انداز، یہاں تک کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اب لوگوں کی بھی انگلیاں اُٹھیں گی کہ دیکھو یہ فلاں ایکٹر سے ملتا ہے۔ بعض شاعر ایسے ہوتے ہیں جن کا اندازِ کلام کسی گزشتہ بڑے شاعر سے ملتا ہے۔ اور وہ اس پر فخر کرتے ہیں۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو اسے فلاں شاعر کا سا انداز نصیب ہو گیا۔ چنانچہ اس شوق میں ایک شاعر یہاں تک بھی کہتا ہے کہ ؎

نہ ہوا پر نہ ہوا میرؔ سا انداز نصیب
ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

تو کوشش بھی کرتے ہیں۔ محنت بھی کرتے ہیں لیکن بعض اپنے مطمح نظر کے قریب نہیں پہنچ سکتے۔ یہ سارے لوگ اپنے اپنے رنگ میں اپنی اپنی فکر اور اپنی اپنی ہمت کے مطابق اُس زندگی کے مزے لوٹتے ہیں جو اُن کے نزدیک زندگی ہے۔ لیکن سب سے خوش نصیب وہ لوگ ہیں جن کی شکلیں، جن کی صورتیں، جن کے انداز، جن پر گزرنے والے حالات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اُن سے ملتے ہوں جو آپ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے اِن میں اُنہیں حالات کا ذکر ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ

وہ تصویر جو کبھی مکّے میں بنائی گئی تھی

جس پر ہمارے آقا و مولیٰ، اللہ، ہمارے پیارے خدا کی نظر بڑے پیار سے پڑ رہی تھی اور جس نے اُس تصویر کو بلکہ ایک ایک نقش کو محفوظ کر لیا وہ تصویر اب دوبارہ بنائی جا رہی ہے۔ اور یہ تصویر بنانے والے آپ ہیں یعنی احمدی جماعت کے خوش نصیب ہیں جن کا رنگ آج حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں سے مل رہا ہے۔ اور وہ فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں اُس فخر سے جس کی مذہب اجازت دیتا ہے کہ آج ہم وہ لوگ ہیں جن کی شکل اُن لوگوں سے ملتی ہے جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے :-

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

(سورۃ فتح آیت : ۳۰)

یہ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں یہ دراصل اسی آیت کی تفسیر ہیں۔ اور وہی تصویر جو اس آیت میں مختصراً کھینچی گئی ہے اُسی کو زیادہ تفصیل کے ساتھ ان آیات میں بیان کیا گیا ہے جو میں نے شروع میں تلاوت کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ

وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۔ کہ دعویدار تو بہت ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول ؐ کی بات مانتے ہیں۔ لیکن

ایسے دعویدار کہاں ہیں

اور کتنے ہیں جو جب زخم پہنچتے ہوں اِس راہ میں تب بھی کہیں کہ ہاں ہم اپنے اللہ اور اپنے رسول ؐ کی بات مانتے ہیں ۔ اور اُسی پر قائم رہیں گے ۔ تو فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۔ ایسے بھی خدا کے بندے ہیں جن کو جب زخم پہنچتے ہیں اُس وقت بھی وہ خدا اور رسول ؐ کی بات کو مانتے چلے جاتے ہیں ۔ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ اور پھر اُن میں ایسے بھی ہیں جو اپنے اِس حُسن کو درجۂ کمال تک پہنچا دیتے ہیں ۔ وَاتَّقَوْا اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے اَجْرٌ عظیم ہے ۔ بہت بڑا اجر ہے ۔

چنانچہ آج پاکستان میں بعینہٖ یہی نقشہ نظر آرہا ہے بلکہ کچھ اَور بھی رنگ اِس میں ایسے داخل ہوئے ہیں کہ

عقل متعجب ہوتی ہے

کچھ لوگ جو پہلے ثابت قدم تھے اُن کو تو اللہ تعالیٰ نے اَحْسَنُوْا کے مقام پر پہنچا دیا ۔ اور کچھ وہ لوگ جو پہلے کمزور تھے اور پیچھے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ کی خوش قسمت فہرست میں اُن کے نام نہیں ہوں گے وہ بھی آگے بڑھے ہیں ۔ اور اِس کثرت سے خط آتے ہیں حیرت اور تعجب کے اظہار پر مشتمل کہ ایسے ایسے لوگ ، ایسے ایسے نوجوان ، جن کو کبھی سوائے عید ، بقر عید کے مسجد میں دیکھا ہی نہیں گیا تھا اِس کثرت سے مسجدوں میں آتے ہیں ، اس کثرت سے مسجدیں بھر گئی ہیں کہ وہ جو پہلے بڑی نظر آیا کرتی تھیں اب چھوٹی دکھائی دینے لگی ہیں ۔ کل ہی ربوہ سے ایک خط ملا ایک محلے کے ہمارے ایک بزرگ ہیں اُن کی طرف سے ، اُنھوں نے کہا کہ میں حیران ہوں کہ یہ مسجد جو بڑی کھلی تھی اور لوگ اس کے تھوڑے سے حصے میں سما جایا کرتے تھے اب جتنا زیادہ خوف پیدا کیا گیا ہے اور ڈرا کر خدا کی عبادت سے روکنے کی کوشش کی گئی ہے اسی قوت کے ساتھ جذبۂ عبادت اُبھرا ہے ۔ اور اس شان کے ساتھ اُبھرا ہے کہ چھوٹے کیا اور بڑے کیا ، جوان کیا اور بوڑھے کیا سارے

پانچوں وقت مسجدوں میں آتے ہیں

بلکہ تہجد کے وقت بھی پہنچ رہے ہیں ۔ اور مسجد کا صحن بھر جاتا ہے ۔ اور جہاں جُوتیاں رکھی جاتی تھیں وہاں بھی لوگ سجدے کر رہے ہیں ۔ تو یہ وہ نظارہ ہے جس کا قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال پہلے ذکر فرمایا تھا ۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی تصویریں اُن لوگوں سے مل رہی ہیں جن پر ہمارے خدا کی پیار کی نظریں پڑی تھیں ۔

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۔ وہ لوگ جن کو لوگوں نے جا کر یہ ڈرایا اور کہا کہ دیکھو لوگ تو تمہارے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں پس ان کا خوف اختیار کرو ۔ لیکن وہ عجیب قوم ہے کہ خوف کی بجائے

اُن کا ایمان ترقی کر گیا

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۔ انہوں نے کہا ہمارا اللہ ہمارے لئے بہت ہے ۔ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اور اُسی کے سپرد ہم سب کچھ کرتے ہیں ۔ جو سب سے بہتر سپرد داری کا حق ادا کرنے والا ہے ۔ چنانچہ پاکستان میں بعض نہایت کمزور جگہوں پر بھی ایسی جگہوں پر جہاں صرف ایک احمدی تھا اور وہ بھی تازہ ابھی چند ماہ پہلے ہُوا تھا وہاں بھی اُس نے صبر و استقامت کا ایسا حیرت انگیز نمونہ دکھایا کہ سارے علاقے میں اُس کی باتیں شروع ہو گئیں ۔ سرگودھے کے ایک علاقے میں ایک احمدی ہُوا چند ماہ پہلے وہ ربوہ آیا ۔ مجلس سوال وجواب میں دلچسپی پیدا ہوئی ۔ اُس نے قبول کر لیا ۔ اور کہنا تو یہ چاہیئے کہ اللہ کے فرشتوں نے اُس صحیح فطرت کو مجبور کر کے احمدی بنا دیا ۔ اِس قدر شدید اُس کی مخالفت ہوئی سارے گاؤں کی طرف سے بائیکاٹ ہی نہیں بلکہ حملے کر کے اُس کے گھر کی دیوار گرا دی گئی ۔ پانی بند کر دیا گیا ۔ کھانے کے سارے راستے اُس کے بند کر دیئے گئے ، بول چال اُس کی بند ہو گئی ۔ اور جب احمدی اُس کو باہر سے تسلی دلانے کے لئے گئے تو اُس نے کہا تم کیا کہتے ہو

مجھے تو اب ایمان کا مزا آیا ہے

تسلی کس بات کی ؟ میں تمہیں تسلی دلاتا ہوں کہ میری طرف سے کوئی خوف نہ کرو ۔ مجھے تو اب زندگی کا مزا آنا شروع ہُوا ہے کہ ایمان کی زندگی ہوتی کیا ہے !؟ پس جتنا لوگوں نے ڈرایا اتنا ہی زیادہ ایمان بڑھنا شروع ہُوا ۔ اور یہ ایک جگہ کا واقعہ نہیں ہزارہا ایسے واقعات پاکستان میں آج گزر رہے ہیں کہ جتنے خوف بڑھ رہے ہیں اتنا ایمان ترقی کرتا چلا جا رہا ہے ۔ فرماتا ہے فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۔ یہ وہ ایسے لوگ ہیں جو اِن خطرات میں سے ایسے حالات میں لوٹے کہ اُن کی جھولیاں خُدا کے فضلوں سے بھری ہوئی تھیں ۔ اور اُس کی نعمتیں اور فضل لُوٹ کر وہاں سے لَوٹے ۔ یہ عجیب قوم ہے کہ جہاں موت بٹتی ہو جہاں دُکھ تقسیم کر رہے ہوں وہاں سے فضل اور نعمتیں لے کر لَوٹ رہی ہے ۔ لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ

اُن کو بُرائی نہیں پہنچ سکی

بُرائی کی مَس سے وہ محفوظ رکھے گئے ۔ یہاں سُوْٓءٌ کا لفظ بہت ہی حکمت کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے ۔ دُکھ تو پہنچ جاتے ہیں مومن کو جیسا کہ قرآن کریم بار ہا دُوسری جگہ ذکر فرماتا ہے ۔ لیکن اُن دکھوں کے پیچھے جو بُرائی مقدر ہوتی ہے وہ بُرائی نہیں پہنچتی پس سُوْٓءٌ سے دُکھ کے نتیجے کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے ۔ دُکھ تو اِس لئے دیئے جاتے ہیں کہ لوگ مُرتد ہو جائیں ۔ دُکھ تو اِس لئے دیئے جاتے ہیں کہ اُن کے ایمان میں کمزوری آجائے ۔ اور خُدا کا خوف چھوڑ کر وہ بندوں کا خوف شروع کر دیں ۔ جب اِن سارے مصائب اور ساری تکلیفوں اور سب آزمائشوں کا نتیجہ بالکل برعکس نکل رہا ہو تو بجا ہے اُس وقت یہ کہنا لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۔ کوئی بُرائی ان کو نہیں پہنچ سکی ۔ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور وہ اللہ کی رضا کی پیروی کرتے رہے ۔ اور رضائے باری تعالیٰ کے حاصل کرنے والوں میں شمار ہوئے ۔ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بڑا فضل کرنے والا ہے ۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن پر

خوف اثر کر جاتا ہے

جن کو بُرائی پہنچ جاتی ہے ۔ اور قرآن کریم ایک حقیقت اور سچائی کی کتاب ہے محض فرضی دعاوی کرنے والی کتاب نہیں ہے جو کسی قوم کی تعریف میں رطب اللّسان ہو تو ہر دُوسری چیز کو نظر انداز کر دے ۔ ایسی کامل کتاب ہے کہ فطرت کے کسی پہلو کو ، حقیقت کے کسی پہلو کو نہیں چھوڑتی ۔

چنانچہ ان خوش نصیبوں کا ذکر کرنے کے بعد جو اللہ کے فضل سے لکھو کھہا جماعت پاکستان میں موجود ہیں ، اُن چند بدقسمتوں کا بھی ذکر فرماتا ہے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ یہ تو شیطان تھا جو تمہیں ڈرانے آیا تھا ۔ اور یہ اپنے جیسوں کو ڈراتا ہے ۔ اَوْلِیَآءَهٗ اُس کے جو ولی ہیں اُس کے جو دوست ہیں جو اُس کے ہم مزاج ہیں صرف اُن کو ڈرا سکتا ہے ۔ اس آیت میں ایک بہت ہی لطیف اشارہ اِس بات کی طرف کیا گیا ہے کہ ہر جماعت میں کچھ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو جماعت کے معاندین کے زیادہ قریب ہوتے ہیں اپنی فطرت کے لحاظ سے ۔ اپنی اُٹھک بیٹھک کے لحاظ سے ، اپنی طرزِ کلام کے لحاظ سے اپنے قلبی جذبات کے لحاظ سے بہ نسبت مومنین کے ۔ اور

اُن کو مومنین کا اَولیاء کہنا غلط ہے

وہ معاندین کے اولیاء ہوتے ہیں ہمیشہ سے لیکن جب زلزلے آتے ہیں تو پھر چھانٹ کٹنگ ہوتی ہے ۔ اُس وقت جو معاندین کے اولیاء ہیں وہ اُن سے جا ملتے ہیں ۔ اور جو مومنین حقہ ہیں اُن کے متعلق پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ اُن کا ایمان اور بھی ترقی کر جاتا ہے ۔ فرماتا ہے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ پس اب یہ فرق کرنے کا وقت آگیا ہے ۔ جو شیطان کے دوست ہیں وہ خوفزدہ ہو جائیں گے ، اُس کی آواز پر ۔ اور جو شیطان کے دوست نہیں ہیں اور سچا ایمان لانے والے ہیں وہ اَور بھی زیادہ خُدا کے خوف میں مُبتلا کئے جائیں گے ۔ اور بھی زیادہ خدا کے خوف کے سامنے اُن کی گردنیں جُھکیں گی ۔ اُن کے دِل لرزیں گے ۔ فرمایا اگر تم بھی مومن ہو خَافُوْنِ پھر مجھ سے ڈرو ۔

اِس کے بعد مضمون بدل کر ان دونوں گروہوں کا ذکر فرماتا ہے ، یعنی شیاطین جو باہر سے حملہ کرتے ہیں اور وہ اولیاء جو مومنوں کی سوسائٹی کے اندر موجود ہوتے ہیں ۔ اور اس موقعہ پر ٹھوکر کھا جاتے ہیں ۔ فرماتا ہے وَلَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ! تجھے وہ اَئمۃ التکفیر جو کفر میں بہت زیادہ سعی کرنے والے ہیں وہ بھی تجھے کوئی دُکھ نہ پہنچا سکیں ۔ یعنی اس میں ایک پیار کا بھی رنگ ہے کہ نہ پہنچا سکیں ۔

جس طرح دعائیہ کلمہ ہوتا ہے اور خدا کی طرف سے تو دعائیہ کلمہ نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ہم کہیں گے پیار کا اظہار ہے۔ اور دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ ایک

خوشخبری ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا

وہ تجھے نہیں پہنچا سکیں گے تکلیف۔ فرماتا ہے ہرگز تجھے وہ لوگ جو کفر میں بہت آگے آگے اور پیش پیش ہیں وہ تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے۔ اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا کیونکہ وہ لوگ خدا کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ کتنا عظیم الشان کلام ہے۔ صرف دعویٰ ہی نہیں اس کی دلیل ساتھ پیش کر دی گئی۔ فرمایا کہ خدا کو تو تم جانتے ہو۔ اور ہر انسان جانتا ہے کہ کوئی بندہ تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ تو جو خدا کا ہو چکا ہو جو خدا کی خاطر دکھ اٹھانے کے لئے تیار بیٹھا ہو اس کو بھی وہ تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ اس کو تکلیف پہنچانا خدا کو تکلیف پہنچانا ہو جایا کرتا ہے۔ کس حسن کے ساتھ ان دونوں باتوں کو خدا سجا کے پیش فرماتا ہے۔ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ۔ تجھے ہرگز تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے جو کفر میں غیر معمولی سعی کرتے ہیں۔ کیوں اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا کیونکہ وہ خدا کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ یُرِیْدُ اللّٰہُ اَلَّا یَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے تو لازمًا وہی ہوتا ہے کہ ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور ان کے لئے بہت ہی بڑا عذاب مقدر ہے۔ یہاں آخرہ سے مراد صرف مرنے کے بعد کی دنیا نہیں ہے بلکہ آخرت سے مراد انجام ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر وہ عارضی تجھے پہنچا بھی دیں اور بظاہر یہ معلوم ہو کہ اللہ والوں کو دکھ پہنچ گیا اور نقصان پہنچ گیا۔ تو چونکہ خدا کو کوئی ناکام نہیں کر سکتا۔ اس لئے ثبوت اس کا یہ ہے، صرف دعویٰ نہیں کہ انجام کار لازمًا وہ نامراد اور ناکام رہیں گے آخرت میں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ فی الآخرۃ، بالآخرۃ، انجام کار، لازمًا ان کے مقدر میں نامرادی اور ناکامی لکھی گئی ہے۔ دیکھئے صرف دعویٰ ہی نہیں کرتا۔ کیسا عجیب کلام ہے۔ دلائل ساتھ دیتا چلا آرہا ہے۔ اور ایسے دلائل ہیں جن کے پیچھے ہزاروں سال کی انسانی تاریخ گواہ بن کے کھڑی ہے۔ ایک بات بھی ایسی نہیں جسے تاریخ سے غلط ثابت کیا جا سکے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ جیسا کہ میں نے کہا تھا، اب ان لوگوں کا ذکر پھر آگیا جو سوسائٹی کے اندر رہتے ہوئے شیطانوں کے اولیاء بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر اِشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ وہ مرتد ہو جایا کرتے ہیں۔ وہ کفر کے ساتھ ایمان کا سودا کر لیتے ہیں۔ یا ایمان کے ساتھ کفر کا سودا کر لیتے ہیں۔ ایسے بھی لوگ ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا۔ ان کے متعلق بھی ہم تمہیں بتا دیتے ہیں کہ یہ اندرونی دشمن بھی ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور آگے اس دلیل کو خدا کھول کے بیان فرماتا ہے کہ کیوں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ بلکہ نقصان کی بجائے

فائدہ پہنچا جائیں گے

وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور ان کے لئے ایک دردناک عذاب مقدر ہے۔ فرماتا ہے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ کہ یہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا، ایک عرصے تک وہ ضرور خوشیاں منائیں گے۔ اور وہی مومنوں کی آزمائش کا دور ہے۔ وہی دور ہے جس میں سچا مومن جھوٹے سے اور حقیقی مومن منافق سے الگ ہو جایا کرتا ہے۔ فرماتا ہے، یہ دور اس لئے ہے اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ کہ ہم انہیں مہلت دیتے ہیں۔ لیکن ان کو یہ ہم بتا دیتے ہیں کہ یہ مہلت ان کے لئے خیر کا موجب نہیں بنے گی۔ کبھی خدا کی طرف سے دی گئی مہلت ان کے لئے خیر کا موجب نہیں بنا کرتی۔ مہلت کا جو مضمون ہے اس کا صبر سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ صبر اور مہلت جو حقیقی صبر ہے اور مہلت ہے وہ بعض جگہ جا کر ایک ہی مضمون کے دو نام بن جاتے ہیں۔ صبر کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ کمزور انسان جو بدلہ نہ لے سکے اگر بدلہ نہیں لے سکتا تو واویلا تو نہ کرے کم سے کم۔ بے اختیاری ہے تو اپنے زخموں کو لوگوں کے سامنے کھول کر خود جگ ہنسائی نہ کروائے۔ یا اپنی بے چارگی کے چرچے نہ کرے۔ یہ بھی صبر کا ایک پہلو ہے۔ اور

صبر کا ایک اور پہلو یہ ہے

کہ اختیار کے باوجود، طاقت کے باوجود انسان بے طاقتی کا اظہار کر رہا ہو۔ یوں معلوم ہوتا ہو گویا وہ بے بس ہے۔ لیکن کوئی دنیاوی بے بسی اس کو نہیں ہوتی۔ گالی کا جواب کمزور انسان بھی گالی سے دے سکتا ہے۔ اور بعض اوقات لوگ جان بر کھیل جانے کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں۔ برداشت نہیں ہوتا ان سے۔ چنانچہ بیسیوں مرتبہ ایسا ہوا ہے، ایک دفعہ نہیں کہ بعض نوجوانوں نے روتے ہوئے بلبلاتے ہوئے، سسکیاں لیتے ہوئے مجھ سے کہا ہے کہ

ہم سے برداشت نہیں ہوتا

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے ہمیں اجازت دیں ہم اپنا دل ٹھنڈا کریں۔ لیکن بڑے مضبوط ہاتھوں سے میں نے ان کو روکا اور ایک نے بھی نافرمانی نہیں کی۔ اس کو بھی صبر کہتے ہیں۔ یعنی بے چارگی کا صبر نہیں ہے بلکہ غیر معمولی طاقت کے باوجود جب انسان جان کی بازی لگا دینے پر تڑپ رہا ہو اس وقت کوئی اصول کا مضبوط ہاتھ اس کو روک لے۔ اور کہے کہ یہ نہیں ہوگا۔ پس ایسے لوگ بھی صبر کا...... کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ خود صبور ہے۔ وہ بھی پکڑ سکتا ہے۔ صبور ہونے کے نتیجے میں جب وہ نہیں پکڑتا تو اس کو کہتے ہیں مہلت دینا۔

تو امر واقعہ یہ ہے کہ بندے کا صبر کہلاتا ہے اور جب صبر خدا کی طرف سے ظاہر ہو تو اسے ہم مہلت کا نام دے لیتے ہیں۔ اس کے پس منظر میں ایک ہی قسم کے محرکات ہیں۔ یعنی مومن کا صبر اور اللہ تعالیٰ کی مہلت دینا۔ اور دونوں کے ایک ہی سے نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔ یعنی مہلت کے نتیجے میں یہ لوگ بجائے اس کے کہ اپنے جرم سے باز آجائیں وہ اور زیادہ بڑھنے لگ جاتے ہیں۔ اور صبر کے نتیجہ میں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کمزور لوگ ہیں۔ ان کو رگید و جتنا چاہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور خدا تعالیٰ

خوشخبری دے رہا ہے مومنوں کو

کہ جس طرح میرا مہلت دینا ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔ تمہارے صبر کے نتیجے میں ان کا شوخیاں دکھانا بھی کسی کام نہیں آئے گا۔ ہم تو اس لئے یہ کرتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کرنا ہے کر لیں۔ ایک دفعہ کھلی چھٹی مل جائے حسرتیں اپنی نکال لیں کہ یہ بھی ہم نہیں کر سکے تھے اب یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ اب کس طرح بچیں گے؟ فرماتا ہے نتیجہ کیا نکلے گا وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ۔ لازمًا ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ الہام ہوا کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کہ وہ جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا میں اسے رسوا کروں گا۔ پس خدا کے بندوں کا صبر ان کی طرف سے نہیں ٹوٹتا بلکہ آسمان کی طرف سے ٹوٹا کرتا ہے ان لوگوں پر۔ جتنا زیادہ وہ دکھ برداشت کرتے ہیں ذلتوں پر، اتنا ہی زیادہ آسمان کی طرف سے ان لوگوں پر ذلتیں برسائی جاتی ہیں۔ یہ معنی ہے وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ کا۔ کہ تمہاری طرف سے تو ان کو ذلتیں نہیں پہنچیں گی۔ لیکن وہ خدا جو عزتوں اور ذلتوں کا مالک ہے، اس خدا کی طرف سے جب ان پر ذلتوں کی مار پڑے گی تو کوئی ان کو بچا نہیں سکے گا۔

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ اب جا کر آخر پہ ساری بات کا راز کھول دیا گیا کہ آخر کیوں خدا یہ ایسا کر رہا ہے۔ مومنوں کو مصیبت پڑی ہوئی، تکلیف میں مبتلا، گریہ و زاری کرتے،

سینے چھلنی ہوئے ہوئے

حال سے بے حال ہوئے ہوئے ہیں اور لکھو کھہا گھروں میں کہرام مچا ہوا ہے درد کا۔ اور خدا تعالیٰ یہ کیوں کرتا چلا جاتا ہے۔ مہلت دیتا کیوں ہے۔ کیوں نہیں فورًا وہ اپنے جلال کا نشان دوسروں کو اور اپنے جمال کا نشان اپنوں کو دکھاتا ہے۔ اس لئے فرمایا ہے کہ اس کے پیچھے حکمت ہے۔ خدا تعالیٰ محض انسانی جذبات کی طرح یا انسانوں کی طرح جذبات میں کھیل کر فیصلے نہیں فرماتا۔ اس کے ہر فعل کے پیچھے حکمتیں ہیں اور وہ اپنے بندوں سے جذبات کے اور پیار کے کھیل بھی کھیلتا ہے۔ لیکن ان کے پیچھے بھی حکمتیں ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے خدا ایسا نہیں کرتا کہ ہرگز ہو نہیں سکتا کہ مومنوں کو خدا اس حال میں چھوڑ دے جس پر تم ہو۔ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ یہاں تک کہ

خبیث کو طیب سے جدا نہ کرے

یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سوسائٹی میں بعض ناپاک لوگ، بعض منافقین بھی شامل ہو گئے تھے۔ اور جس طرح بعض دفعہ آندھیوں کے وقت کمزور شاخوں کا امتحان آتا ہے، سوکھے ہوئے پتوں کا امتحان آیا کرتا ہے اور وہ جھڑ جایا کرتے ہیں۔ وہی جن میں زندگی باقی ہوتی ہے وہی بچتے ہیں۔ پس یہ زلزلے اس لئے آتے ہیں کہ پاک لوگوں میں جو بد شامل ہو چکے ہیں، وہ خشک ٹہنیاں جو ساتھ لگی ہوئی ہیں اور جو باقی درخت کو بھی نقصان پہنچا رہی ہیں ان کو یہ زلازل اور یہ طوفان توڑ کر ان سے الگ کر دیں۔ لِيَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ کا یہ وہ مضمون ہے جو ہمیشہ

ہر نبوت کی دفعہ پورا ہوا ہے

کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ خدا کی طرف سے کوئی آیا ہو اور یہ مضمون نہ کھول دیا گیا ہو۔ اور اس میں ایک خوشخبری عظیم الشان ہے اور وہ خوشخبری ایک دلیل کا رنگ بھی رکھتی ہے۔ وہ یہ دلیل بنتی ہے کہ جب بھی الٰہی جماعتوں پر ابتلاء آتے ہیں تو ان کے بد ان سے الگ ہوتے ہیں اور کبھی نیک ان سے الگ نہیں ہوتے۔ اور جب دنیاوی جماعتوں پر ابتلاء آتے ہیں تو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہوا کرتی۔ چنانچہ یہ عجیب بات ہے کہ احمدیت پر جب بھی ابتلاء آئے ہیں جھڑنے والے ہمیشہ وہ ہوئے ہیں جو یا تو جماعت کے پہلے بوجھ تھے یا پیسے کھا کر پیسے نہیں دے رہے تھے اور جماعت نے ان کو پکڑا تھا کہ ایسی بیہودہ حرکتیں کیوں کر رہے ہو۔ یا نظام جماعت کو توڑ کر دوسری بیہودہ حرکتیں کرتے تھے۔ یا شراب پی رہے تھے یا جوئے کھیل رہے تھے یا اور بد کرداریاں ان کے اندر آ گئی تھیں۔ اور وہ کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اگر اور کچھ نہیں تو چندے دینے میں بڑے سست تھے اور جان نکلتی تھی ان کی پیسے سے علیحدگی کے لئے۔ اور وہ کہتے تھے ہمیں اکا حال میں رہنے دو۔ تو جب الگ ہونے ہیں تو یہ لوگ الگ ہوتے ہیں۔ اور جس جماعت سے اس طرح کے لوگ الگ ہوں

اس کا نقصان کیسے ہو سکتا ہے

فرمایا، اگر ابتلاء کے نتیجے میں تمہارے طیب الگ ہونے شروع ہو جائیں تو پھر تو تمہارے لئے بڑے صدمے کی بات ہوگی۔ لیکن اگر طیب اور بھی مضبوط ہو جائیں اور ان کے ایمان بڑھنے لگیں اور وہ لوگ جو ناپاک اور گندے تھے تم میں سے۔ تم جانتے ہو کہ تم میں سے وہ گندے تھے وہ الگ ہوتے ہیں تو پھر تمہارے لئے صدمے کا کیا موقعہ ہے؟ چنانچہ جماعت کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہمیشہ اسی قسم کے کمزور الگ ہوئے ہیں۔ بلکہ ایک موقعہ پر ایک غیر مبائع دوست نے بڑی عجیب بات کہی۔ وہ ایک بار غالباً ربوہ تشریف لائے تھے تو مجھ سے بھی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے غیر مبائع دوستوں کو ایک بات بتائی۔ میں نے کہا تم لوگ ایک بات محسوس نہیں کر رہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے میں سے جو جاتا ہے ربوہ کی طرف وہ بہت اچھا آدمی ہوتا ہے۔ ماسٹر نقیر اللہ ہوئے۔ یعقوب خان صاحب ہوتے، مولوی غلام حسین صاحب پشاوری ہوتے۔ وہ کہتے ہیں ایسے ہوتے ہیں وہ جن پر ہماری

نظریں رشک سے پڑتی ہیں

بڑے بڑے معزز بڑے بڑے صاحب مقام لوگ ہیں اور ان کی طرف سے جو آتا ہے وہ سزا یافتہ اور گندا آتا ہے۔ پیسے کھا کر بھاگا ہوا۔ کسی اور گندگی میں مبتلا۔ ناراض ہو کر جماعت ان کو الگ کرتی ہے۔ تم اسے قبول کر لیتے ہو۔ تو اس نے یہ بات کہنے کے بعد بڑی دلچسپ بات یہ کہی کہ گویا تم تو قادیانیوں کی بدرو ہو۔ ان کا گندا پانی بہتا ہے تو تمہاری طرف آ جاتا ہے۔ اور تمہارا صاف پانی بہتا ہے تو ان کی طرف چلا جاتا ہے۔ بہت پیاری بات اس نے کہی۔ لیکن یہ دراصل کلام الٰہی میں موجود ہے۔ اور ہمیشہ یہی واقعہ ہوتا ہے کہ ابتلاؤں کے وقت الٰہی جماعتوں کے گند بہہ کر باہر نکلتے ہیں۔ اور ابتلاؤں کے وقت ان سے زیادہ تعداد میں مخالفین کی جماعت کے بہترین دوڑ دوڑ کر ان طرف آ رہے ہوتے ہیں۔

اب یہ دونوں باتیں ایک عجیب شان کے ساتھ ان حالات میں پوری ہو رہی ہیں۔ چنانچہ پاکستان سے اور ساری دنیا سے جو خبریں آ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ غیر معمولی طور پر تبلیغ کا رجحان بڑھ گیا ہے اور

بکثرت بیعتیں شروع ہو گئی ہیں!

اور ایسی ایسی باتوں پر حیرت انگیز طریق پر بیعتیں ہو رہی ہیں کہ انسان پہلے سوچ بھی نہیں سکتا تھا اس ابتلا کے وقت جب مار پڑ رہی ہو کسی کا ایسی جماعت میں داخل ہونا لازماً اس کی سچائی کی نشانی ہے۔ جب مار پڑ رہی ہوں اور شیرینیاں تقسیم ہو رہی ہوں اور دعوتیں ہو رہی ہوں اس وقت تو گندے لوگ بھی آیا کرتے ہیں اس طرف۔ تو بعینہٖ یہ دو نظارے پاکستان میں عجیب شان کے ساتھ منظر پر ابھر رہے ہیں۔ ایک طرف جماعت کے کمزور اور نکمے اور فضول۔ بعض ان میں سے وہ بھی زیادہ نہیں ہیں، بہت تھوڑے ہیں۔ اس لئے ہیں جاتے ہیں غیروں کی طرف کہ دیگیں بٹ رہی ہوتی ہیں۔ اور پھولوں کے ہار پڑ رہے ہوتے ہیں اور مٹھائیاں تقسیم ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور ان کے کئی دن کی دعوتوں کے سامان ہو جاتے ہیں اور ان سے بہت زیادہ تعداد میں اب سے جماعت میں اس وقت پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں جو

ماریں کھا کر داخل ہو رہے

ہوتے ہیں۔ جو گالیاں کھا کر داخل ہو رہے ہوتے ہیں۔ جو اپنے گھر لٹا کر داخل ہو رہے ہوتے ہیں جو اپنی ہر دنیا کو چھوڑ کر داخل ہوتے ہیں۔ جو اپنے بچوں کی جدائی قبول کر کے داخل ہوتے ہیں۔ ایسے داخل ہو رہے ہیں جن کے ماں باپ مار مار کر چھینے بگاڑ دیتے ہیں۔ اور بالکل بے زر اور بے زور کر کے گھروں سے نکال کے باہر پھینک دیتے ہیں چنانچہ اس کی بھی بڑی عجیب مثالیں سامنے آ رہی ہیں۔ چنانچہ ایک ہی جگہ جہاں شدید مخالفت ہوئی اور دو تین لڑکوں کے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ جس قماش کے وہ تھے اسی قماش کے تھے ان کے ارتداد کی خبریں آئیں اور بغیر کسی تبلیغ کے نو افراد نے اسی دن آ کے بیعت کی اور بڑی کثرت کے ساتھ اب وہ مسجد میں آ کر

گریہ وزاری کے ساتھ

جماعت کی نمازوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور عجیب دغریب خدا سامان پیدا کر رہا ہے۔ کل کی رپورٹوں میں یہ بات تھی کہ بی بی سی کا انٹرویو سن کر مختلف جگہوں میں جہاں پیغام ہی کبھی نہیں پہنچا تھا وہاں سے لوگ آئے۔ جماعت سے انہوں نے کہا ہم نے سن کر فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے۔ اس لئے ہماری بیعت قبول کرو۔ دو یا چار یا پانچ یا دس گندے نکل رہے ہوں اور سو یا ہزار خدا کے فضل سے نیک اور صاحب عزم لوگ داخل ہو رہے ہوں

قربانیوں کا فیصلہ کرتے ہوئے

اپنی سچائی کو ثابت کرتے ہوئے تو ایسی جماعت کا کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس قرآن کریم کی ہر آیت اپنے ساتھ ایک دلیل رکھتی ہے۔ ایک بھی دعویٰ ایسا نہیں جس کے ساتھ دلیل نہ ہو۔ اور جس کے ساتھ حکمتوں کا بیان نہ ہو۔ فرماتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ تم غیب کی باتوں کو تو نہیں دیکھ سکتے۔ تمہیں توفیق نہیں ہے کہ غیب پر نظر کر سکو۔ مگر اللہ جن کو پسند کرتا ہے غیب کی باتیں بتانے کے لئے جب وہ تمہیں بتاتے ہیں اور

دلائل ساتھ دیتے ہیں

تو ان کی باتیں کیوں نہیں مانتے؟ تم تو اندھے ہو، تمہیں تو حال کا بھی کچھ بھی نظر نہیں آ رہا۔ مومنین کی مستقبل کی کامیابیوں کو کیسے دیکھ سکو گے؟ پس ایک ہی طریق ہے کہ وہ جن کو خدا غیب سے آگاہ کرتا ہے، ان کی باتیں غور اور ہوش سے سنو۔ اور ان کے پیچھے چلو۔

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ کوئی دشمنی نہیں ہے سچائی کو کسی کے ساتھ۔ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا، اگر تم بھی ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ تمہارے لئے بھی اللہ اسی طرح اجر عظیم لے کر منتظر بیٹھا ہے۔ تمہیں بھی وہ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ پس یہ وہ نقشہ ہے جو قرآن کریم میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اور آپ کے ساتھیوں کا کھینچا گیا ہے۔ اور آج بعینہٖ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے جماعت کے حالات کو دیکھ دیکھ کر جو پاکستان میں گزر رہے ہیں کوئی شخص یہ تصویریں کھینچ رہا ہے۔ پس کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی شکلیں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے غلاموں سے ملنے لگی ہیں۔ ایک شاعر بڑے فخر سے کہتا ہے کہ میری داستان تو ہر طرف چمن میں بکھری پڑی ہے ؏

چمن میں ہر طرف بکھری پڑی ہے داستاں میری

کچھ لالوں کی شکل میں، کچھ کلیوں کی شکل میں کچھ بلبلوں کی صورت میں۔ بڑی خوش نصیب ہے وہ جماعت جس کی داستان قرآن کے چمن میں ہر طرف بکھری پڑی ہے۔ جو صرف اس بات پر خوش نہیں ہوتی کہ اُس کی خوشیاں پھلوں سے مل رہی ہیں وہ اس بات پر بھی خوش ہو رہی ہے کہ اُس کے غم اور اُس کے دُکھ پھلوں سے مل رہے ہیں وہ اپنے زخموں سے بھی جنّت حاصل کر رہے ہیں اور اپنے مرہم سے بھی جنّت حاصل کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کبھی دُنیا میں ناکام نہیں ہو سکتے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

ایک اور خوشخبری آپ کے لئے یہ ہے کہ یورپ کے دو مراکز کے لئے جو میں نے تحریک کی تھی اُس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی شاندار رنگ میں جماعت قربانی کی توفیق پا رہی ہے۔ اور فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کا ایک عجیب نظارہ ہے۔

عورتیں ہیں تو زیور پیش کر رہی ہیں

مرد ہیں تو اپنے بچے ہوئے سرمائے پیش کر رہے ہیں۔ ایک نوجوان نے مجھے تفصیل لکھی خط میں کہ ساری عمر جوڑ جوڑ کر اِتنے ہزار مارک میں نے اکٹھے کئے اور ایک مقصد تھا کہ اِس کے ذریعہ سے میں یہ چیز حاصل کروں گا اُس نے لکھا کہ میں روتے ہوئے یہ خط لکھ رہا ہوں میری خوشی کا سامان پورا کریں یہ ساری رقم آپ لے لیں نفرت ہے مجھے اِس پیسے سے آپ اِسے حاصل کر لیں تب مجھے چین آئے گا تو اُس میں سے کچھ میں نے قبول کیا اور کچھ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اِسے بھی قبول فرمائے اور اِس میں تمہارے لئے برکتیں ڈالے بہت۔ اور پھر اور تم دل کھول کر خدا کے حضور چندے پیش کرو۔ لیکن عجیب نظارے ہیں۔ دُنیا کے پردے پر اِس جماعت کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ جرمنی کے غریب مزدور بہت معمولی کمائیوں والے لوگ ہیں۔ اور بڑی مشکلوں میں پھنسے ہوئے مقدمات میں اٹکے ہوئے اُن کی طرف سے اب تک خدا کے فضل سے تقریباً پانچ لاکھ مارک کے وعدے آچکے ہیں۔ اور تیزی سے وصولیاں بھی ہو رہی ہیں۔ انگلستان کی طرف سے بھی حق صاحب کا پچاس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تھا انہوں نے کل ادا کر دیا ہے اللہ کے فضل کے ساتھ اور اُس کے علاوہ بھی بڑی تیزی کے ساتھ ادائیگی کی رفتار بڑی تیز ہے۔ یہ حیرت انگیز بات ہے۔ وعدے تو لوگ کر دیا کرتے ہیں پھر بڑی محنت کرنی پڑتی ہے وصولیوں کے لئے۔ تو یہ جماعت ایسی ہے کہ ایک بھی آدمی نہیں گیا کہیں وصول کرنے کے لئے اور وصولیاں خود بخود پہنچنی شروع ہو گئی ہیں۔ تو زادتہم ایمانًا کا کوئی فرضی قصہ نہیں ہے کہ ایمان بڑھ گیا یہ بھی ایمان کی نشانی ہے کہ جب ایمان بڑھتا ہے تو اخلاص اور قربانی کا معیار ساتھ بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ حیرت انگیز جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی اُس نے اپنے فضل اور احسان کے ساتھ۔

دہلی میں احمدیہ مسجد و دار التبلیغ کی تعمیر

احبابِ جماعت کو یہ خوشخبری سُن کر مسرت ہوگی کہ ہندوستان کے دارالخلافہ دہلی میں جماعت احمدیہ کی مسجد اور دار التبلیغ تعمیر کرنے کے لئے زمین خرید لی گئی ہے۔ اور قبضہ لے کر چار دیواری بنا دی گئی ہے۔ الحمد للہ۔ اب جلد ہی نقشہ کی منظوری لے کر تعمیر کا کام شروع کیا جانا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تعمیر مسجد احمدیہ و دار التبلیغ دہلی کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیہ جات دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جن احباب نے وعدہ جات لکھوائے ہیں وہ جلد سے جلد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ جلد رقوم اکٹھا کر کے دفتر حسب کو در "تعمیر مسجد احمدیہ دہلی" میں بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کلکتہ بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کا دلکش سٹال بقیہ صفحہ اوّل

لکھے ہوئے بینرز "ہمارے بڑے اُصول دو ہیں اوّل خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف رکھنا اور دوسرے اُس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا"

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE وغیرہ پُرکشش ڈھنگ سے آویزاں کئے گئے تھے۔ ان ظاہری خوبیوں کی وجہ سے سٹال کے قریب سے گزرنے والا ہر شخص وفورِ شوق سے رُکتا اور پوری دلچسپی سے ہمارے سٹال کو دیکھتا تھا۔

کلکتہ بُک فیئر کے لئے خاص طور پر ایک آٹھ صفحات پر مشتمل ٹریکٹ دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا تھا جس میں کتابوں کی فہرست کے ساتھ قرآنی آیت وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کو پیش کر کے قرآن مجید کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا اس بُک فیئر کے رنگ میں نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہونا ثابت کیا گیا تھا۔ نیز موجودہ زمانہ کی عام بے دینی اور بے چینی کو بیان کرتے ہوئے اور جملہ مذاہب کی کتب سے اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے موعود اقوام عالم کی علامات پیش کر کے مقدس بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت کو پیش کیا گیا تھا اور جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد اس کے مستقبل اور پروگرام کا مختصر تعارف کرایا گیا تھا۔ یہ بنگلہ اور انگریزی ٹریکٹ دس ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں بنگلہ زبان میں دو قسم کے مزید چار صفحات کے ٹریکٹ دو ہزار کی تعداد میں نیز نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے حاصل کردہ ٹریکٹس

Islam our Religion.
What is Ahmadiyyat.
our Activities.

اور اُردو میں کئی قسم کے ٹریکٹس اور پمفلٹس قریباً تین ہزار کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ ان ستّرہ ایّام میں ایک موٹے اندازے کے مطابق تین ہزار سے زائد کتب فروخت ہوئیں۔ گزشتہ سالوں کے بالمقابل دو ہزار روپے سے زائد کی کتب فروخت کی گئیں۔

ہر روز ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات اور سوال و جواب کے کیسٹ سُنائے جاتے رہے۔ اسی طرح V.D.O کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ یورپ مسجد بشارت سپین کے افتتاح اور جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ افریقہ کی ایمان افروز تاریخی فلمیں بھی دکھائی گئیں۔ جنہیں دیکھنے کے لئے لوگوں کا ہجوم ہو جاتا۔ ان ایّام میں جماعت کلکتہ کے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اراکین ذوق و شوق سے آکر کتابوں کے انتخاب میں زائرین کی مدد کرتے جماعت کا مختصر تعارف کراتے اور سٹال میں لگائی گئی تصاویر کا پس منظر بتاتے اس طرح اکثر دلچسپی رکھنے والے دوستوں سے نہایت دوستانہ ماحول میں تبادلہ خیالات اور سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ایسے مواقع پر عام لوگ بھی اس گفتگو میں دلچسپی لینا شروع کر دیتے اور یوں سٹال لوگوں سے کھچا کھچ بھر جاتا اور عموماً گھنٹوں یہ سلسلہ جاری رہتا۔ جو بے حد مفید اور مؤثر ثابت ہوتا۔ ایک عام اندازے کے مطابق اڑھائی سے تین ہزار لوگ ہمارے سٹال میں داخل ہوتے رہے باہر کھڑے ہو کر دیکھنے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

اس موقعہ پر احباب جماعت کلکتہ نے سٹال لگانے اور اس کی ڈیکوریشن کیلئے مالی تعاون کے علاوہ اکثر خدام و انصار نے میدان تبلیغ میں بھی بھرپور تعاون کیا۔ ٹریکٹ اسلام LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE کے اسٹیکرس کی طباعت میں بہت معاونت فرمائی۔ بعض خدام و انصار ہر روز گھنٹوں اسٹال میں حاضر ہو کر ہر رنگ میں تعاون کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے اور اس تبلیغی سعی کے نیک اور مفید ثمرات ظاہر فرمائے اور بہتوں کی ہدایت و رُشد کا موجب بنائے۔ آمین

ارشاد حضرت المصلح الموعودؓ:۔

"تحریکِ جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا" (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

علاقہ وارنگل (آندھرا) میں توسیع تبلیغ کے لئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے مالی تعاون کی اپیل

از محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو یہ سُن کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ آندھرا میں ضلع وارنگل کے علاقہ میں سعید روحوں کا بڑے زور سے احمدیت کی طرف رجوع ہوا ہے۔ اور نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ سینکڑوں سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے۔ جس کے نتیجہ میں "احمدیہ صوبائی تبلیغی کمیٹی" باقاعدہ پروگرام کے ماتحت نئی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی امور سرانجام دے رہی ہے۔ اور نئے بیعت کنندگان کی تربیت اور ان کے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام کیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وارنگل آندھرا کے علاقہ میں توسیع تبلیغ کی رپورٹ پیش ہونے پر خوشنودی کے اظہار کے ساتھ حضور نے فرمایا:۔

"الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اب اس حرکت کو رُکنے نہیں دینا تمام ہندوستانی جماعتوں کی توجہ اس طرف مرکوز کر دیں اور شدھی کی روح کے ساتھ ہندوستانی جماعتیں اس نیک کام میں حصہ لیں۔ اس کے لئے خصوصی چندہ کی تحریک بھی کی جائے۔ تاکہ زائد اخراجات پورے کئے جا سکیں۔"

حضور ان ابتلاؤں کے دَور میں تبلیغ کو وسعت دینے اور جماعتی تربیت فرمانے کے لئے بڑے زور سے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس بڑے ابتلا کے نتیجہ میں جماعت کو غیر معمولی ترقی اور فتح عطا فرمائے۔

لہذا احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ مخیر دوست اور جماعتیں وارنگل (آندھرا) کے علاقہ میں توسیع تبلیغ کی غرض سے فنڈ فراہم کریں۔ کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہندوستانی جماعتیں بھی اس نیک کام میں حصہ لیں۔ اور انہیں خصوصی چندے کی تحریک کی جائے۔

اس کے لئے دفتر محاسب میں امانت "تبلیغ علاقہ وارنگل آندھرا" قائم کی جا رہی ہے اس لئے احباب و جماعتیں بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان عطیات ارسال فرمائیں تاکہ علاقہ وارنگل کی تبلیغی و تربیتی مہم کو تیز تر کیا جا سکے۔

(۲) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "شدھی کی روح کے ساتھ ہندوستانی جماعتیں اس کام میں حصہ لیں"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں علاقہ ملکانہ میں شدھی کے قلع قمع کے لئے تحریک چلائی گئی تھی۔ اور جماعت کے بوڑھوں۔ نوجوانوں۔ تعلیم یافتہ۔ ڈاکٹر۔ کاروباری لوگ غرض سب نے رضاکاروں کے طور پر علاقہ ملکانہ میں جا کر خدمات انجام دی تھیں۔ اسی طرز پر حیدرآباد۔ آندھرا میں موزوں جگہ پر مرکز قائم کر کے "صوبائی تبلیغی کمیٹی" کے زیر انتظام دو دو۔ تین تین۔ چار چار۔ پانچ پانچ افراد پر مشتمل وفود اس علاقہ میں تبلیغی مہم کو تیز تر کرنے بالخصوص نئی جماعتوں میں تبلیغ و تربیت کے لئے وفود بھجوانے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

لہذا احباب و جماعتوں کی طرف سے وفود ہفتہ۔ دو ہفتہ۔ ایک مہینے دو مہینے۔ تین مہینے کے لئے اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے تحت پیش کر کے آندھرا جائیں اور وہاں صوبائی تبلیغی کمیٹی کے پروگرام کے تحت کام کریں۔

اس تعلق میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ صدر صوبائی تبلیغی کمیٹی مکان ۱۱-۵-۱۲۸ ریڈہل حیدرآباد ۴ آندھرا کو اپنی پیشکش سے اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ جماعتوں کی اجتماعی کوشش سے اس کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے۔

اس تحریک میں پیشکش کرنے والے احباب کو اخراجات سفر۔ مقامی نقل و حرکت۔ اخراجات طعام خود یا اُن کی جماعتوں کو برداشت کرنے چاہئیں۔ اور محترم صدر صاحب صوبائی تبلیغی کمیٹی کو اپنے نام بھجواتے ہوئے اس امر کی وضاحت ضرور فرمائیں کہ وقفِ عارضی کے پروگرام کے تحت کام کرنے کے عرصہ میں وہ خود اپنے اخراجات برداشت کریں گے یا انکی جماعتیں برداشت کریں گی۔ یا صوبائی تبلیغی کمیٹی کو ان کے اخراجات کا انتظام کرنا ہوگا ✤

قرارداد تعزیت بر وفات محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا

منجانب مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان بھارت

ربوہ سے قادیان آنے والے مہمانوں کے ذریعہ یہ افسوس ناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۸۷ء کو رات نو بج کر پانچ منٹ پر حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی بڑی صاحبزادی اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کے فرزند تھے کی زوجہ تھیں۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت عزیز تھے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ ناظر اعلیٰ کے اہم عہدہ پر فائز رہے۔ ناظر خدمت درویشان کی حیثیت سے بھی آپ نے خدمت انجام دی۔

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ اپنے بزرگ والدین کی بہترین تربیت یافتہ ہونے کے باعث تمام عمر خدمت سلسلہ بجا لاتی رہیں۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں قادیان سے جانے والی خواتین اور بچوں سے حُسن سلوک فرماتیں اور ان کے حالات دریافت فرماتیں۔ پہلے آپ کے خاوند پھر آپ کے بھائی محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم اور اب آپ کے فرزند محترم مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے بطور ناظر خدمتِ درویشان اہم خدمت بجا لا رہے ہیں اراکین مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس عظیم سانحہ پر محترم مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور دیگر لواحقین و افراد خاندان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا کرے اور آپ کی اولاد اور جملہ خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

مجلسِ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶ر ۲۷ر اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ✤

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ہفتہ قرآن مجید

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے تحریر ہے کہ اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۱۴ر اگست تا ۲۲ر اگست ۱۹۸۷ء ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں "ہفتہ قرآن" منانے کا اہتمام کریں اور قرآن مجید کے احکامات اور تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اس ہفتہ میں تقاریر کریں۔ قرآن کریم میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم۔ قرآن کریم دائمی کتاب ہے۔ قرآن مجید کی عظمت و شان۔ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی۔ سچا مذہب اسلام ہے۔ ہستی باری تعالیٰ۔ خلق کائنات اور نظام عالم۔ انسان کی پیدائش کی غرض۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم۔ پردہ کی اصل غرض۔ تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا حکم۔ جہاد کبیر (تبلیغ و اشاعت قرآن)۔ عبادات اور دُعا کی ضرورت۔ الخیر کُلّہ فی القرآن۔ تفہیم القرآن کے اصول۔ قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ والدین سے حُسن سلوک کے بارہ میں قرآن مجید کے احکامات وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے ——— تمام عہدیداران، مبلغین و معلمین و احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان و اہتمام سے منائیں اور رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ جات اڑیسہ۔ بنگال۔ بہار۔ یوپی۔ مہاراشٹر۔ آندھرا۔ اور کرناٹک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندگان درج ذیل تفصیل کے مطابق متعلقہ مجالس کی تجدید۔ انتخاب۔ تشخیص بجٹ۔ پڑتال حسابات۔ اور وصولی چندہ جات لازمی و تعمیر ایوانِ خدمت کی غرض سے عنقریب دورہ شروع کر رہے ہیں۔ قائدین مجالس۔ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے اپنے اپنے حلقہ میں ان تمام امور کی کماحقہٗ تکمیل کے لئے نمائندگان کے ساتھ تعاون کی درخواست ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی شکیل احمد صاحب منیر برائے صوبہ یوپی بہار بنگال اڑیسہ

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۳ ۸/۸۴	سونگھڑہ	۲۷ ۸/۸۴	۲	۲۹ ۸/۸۴
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۵ ۸/۸۴	۲	۷	بھدرک	۲۹	۱	۳۰
مونگھیر	۷	۱	۸	سورو	۳۰	۱	۳۱
خانپور ملکی	۹	۲	۱۱	کلکتہ	۱ ۹/۸۴	۴	۵ ۹/۸۴
رانچی۔ سسلیہ	۱۱	۲	۱۳	کانپور	۶	۲	۸
جمشید پور	۱۳	۲	۱۵	بہرہ	۸	۱	۹
موسیٰ بنی مائنز	۱۵	۳	۱۸	ساندھن	۹	۲	۱۱
رورکیلا	۱۸	۱	۱۹	صالح نگر	۱۱	۱	۱۲
کٹک	۱۹	۱	۲۰	لکھنؤ	۱۲	۱	۱۳
بھوبنیشور	۲۰	۱	۲۱	شاہجہانپور۔ کٹیا	۱۳	۳	۱۶
کیرنگ	۲۱	۳	۲۴	بریلی	۱۶	۱	۱۷
کرڈاپلی	۲۴	۱	۲۵	امروہہ	۱۷	۲	۱۹
پینکال	۲۵	۱	۲۶	دہلی	۱۹	۲	۲۱
کیندرہ پاڑہ	۲۶	۱	۲۷	قادیان	۲۲ ۹/۸۴	—	—

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر برائے صوبہ مہاراشٹر آندھرا کرناٹک

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
بمبئی	—	—	۵ ۸/۸۴	تیماپور	۲۳ ۸/۸۴	۱	۲۴ ۸/۸۴
عثمان آباد	۶ ۸/۸۴	۱	۷	دیودرگ	۲۴	۱	۲۵
حیدرآباد	۷	۶	۱۳	ہبلی	۲۵	۱	۲۶
سکندرآباد	۱۳	۱	۱۴	سورب	۲۶	۱	۲۷
چنداپور	۱۴	۱	۱۵	ساگر	۲۷	۱	۲۸
شادنگر۔ جڑچرلہ	۱۶	۱	۱۷	شموگہ	۲۸	۲	۳۰
محبوب نگر	۱۷	۱	۱۸	بنگلور	۳۱	۴	۴ ۹/۸۴
چنتہ کنٹہ۔ رڈوان	۱۸	۲	۲۰	بمبئی	۵ ۹/۸۴	—	—
یادگیر	۲۰	۳	۲۳	—	—	—	—

صوبہ گجرات میں مقیم احمدی احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں

صوبہ گجرات میں عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ ایک تبلیغی وفد بمبئی سے روانہ ہوگا۔ براہ کرم صوبہ گجرات میں مقیم احمدی احباب۔ یا جن احمدی احباب کے رشتہ دار عزیز و اقارب یا دوست موجود ہیں ان کے پتہ جات مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کو جلد بھجوا دیں۔ شکریہ

خاکسار۔ محمد حمید کوثر

Ahmadiyya Muslim Mission

17, Y.M.C.A. ROAD. BOMBAY-400008

پروگرام دورہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

صوبہ اڑیسہ و بہار کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کے انسپکٹر مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق حسابات کی پڑتال اور وصولی چندہ جات تحریک جدید کے سلسلہ میں دورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۱۱ ۸/۸۴	بھدرک	۹ ۹/۸۴	۲	۱۱ ۹/۸۴
کٹک	۱۳ ۸/۸۴	۲	۱۵	تاپرکوٹ	۱۱	۱	۱۲
کرڈاپلی	۱۵	۲	۱۷	سورو۔ بلدی پڑا	۱۲	۲	۱۴
پینکال	۱۷	۲	۱۹	[illegible] کٹک	۱۴	۲	۱۶
کوٹ پلہ	۱۹	۱	۲۰				
ارکھ پٹنہ	۲۰	۱	۲۱	جمشید پور	۱۶	۲	۱۸
تالبرکوٹ	۲۱	۱	۲۲	موسیٰ بنی مائنز	۱۸	۲	۲۰
غنچہ پاڑہ	۲۲	۱	۲۳	تھو بھنڈار	۲۰	۱	۲۱
چودوار	۲۳	۱	۲۴	رانچی۔ سسلیہ	۲۱	۲	۲۳
کٹک	۲۴	۱	۲۵	بھاگلپور۔ برہ پورہ	۲۳	۲	۲۵
بھوبنیشور	۲۵	۱	۲۶	خانپور ملکی۔ بلہر	۲۵	۲	۲۷
خوردہ۔ کیرنگ	۲۶	۳	۲۹	بلاری	۲۷	۱	۲۸
سرگاؤں	۲۹	۱	۳۰	مونگھیر	۲۸	۱	۲۹
مانیکا گوڑہ	۳۰	۱	۳۱	پکوڑ	۳۰	۱	۱ ۱۰/۸۴
نیا گڑھ	۳۱	۱	۱ ۹/۸۴	مظفر پور	۱ ۱۰/۸۴	۱	۲
کوراپوٹ	۱ ۹/۸۴	۱	۲	موتی ہاری	۲	۱	۳
کٹک	۲	۱	۳	کھبرت پور۔ سیوان	۳	۱	۴
سرلونیا گاؤں	۳	۱	۴	ارول	۴	۱	۵
پارادیپ	۴	۱	۵	پٹنہ	۵	۱	۶
کیندراپاڑہ	۵	۱	۶	آرہ	۶	۱	۷
سونگھڑہ	۶	۲	۸	گیا	۷	۱	۸
کٹک	۸	۱	۹	قادیان	۱۰ ۱۰/۸۴	—	—

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے۔ ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا گیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کے شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت /۳۲۵ روپے تک ہے۔ بیرون ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ممالک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگا لیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد نمائندہ بدر برائے جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر

جملہ عہدیداران و احباب جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد نمائندہ بدر مورخہ ۸ ۸/۸۴ کو درج ذیل پروگرام کے مطابق وادی کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ موصوف اپنے اس دورہ میں بدر کے لئے زیادہ سے زیادہ نئے خریدار اور مستقل معاونین مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ سابقہ خریداران سے بقایا جات کی وصولی بھی کریں گے۔ جملہ صدر صاحبان و عہدیداران جماعت، مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت سے گذارش ہے کہ موصوف سے بھرپور مخلصانہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ایڈیٹر و مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
جموں	۸ ۸/۸۴	۱	۹ ۸/۸۴	باندی پاری گام	۲۱ ۸/۸۴	۱	۲۲ ۸/۸۴
اسلام آباد / بیج بہاڑا	۹	۱	۱۰	سری نگر	۲۲	۱	۲۳
یاڑی پورہ / کی گنڈپورہ	۱۰	۲	۱۲	اونہ گام / ترکہ پورہ	۲۳	۱	۲۴
چک امیر چھو / نونہ مئی	۱۲	۱	۱۳	سرینگر	۲۴	۳	۲۷
ناصر آباد	۱۳	۲	۱۵	بھدرواہ	۲۷	۲	۲۹
شورت	۱۵	۱	۱۶	جموں	۲۹	۱	۳۰
آسنور / کوریل	۱۶	۲	۱۸	بڈھانوں	۳۰	۱	۳۱
رشی نگر	۱۸	۱	۱۹	چارکوٹ کالابن / نوہارکہ	۳۱	۲	۲ ۹/۸۴
ماندوجن	۱۹	۱	۲۰	شنیدرہ / پونچھ	۲	۱	۳
شوپیاں۔مانلو	۲۰	۱	۲۱	دوہ ڈبیاں	۳	۱	۴
				جموں	۴ ۹/۸۴	—	—

صدقہ کی اہمیت

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی جماعت کی تکالیف دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اُس کا علم پہنچتا ہے خواہ ایک ٹکڑا ہو۔ صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کرتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ لہٰذا جماعت کے ہر مخلص دوست کو چاہیئے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعائیں بھی کرتا رہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ایام میں جماعت احمدیہ کے لئے مخالفین جماعت کی طرف سے پیدا کی جا رہی مشکلات اور پریشانیوں میں احباب جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

"خدا کے حضور بہنے والے آنسوؤں میں بہا کر اپنے ان غموں کا بوجھ ہلکا کریں اور دردناک دُعاؤں کے ذریعہ دلوں کے بخارات نکالیں اللہ پر توکل رکھیں اور اس سے بے وفائی نہ کریں پہلے کب اُس نے آپ کو تنہا چھوڑا ہے۔ جو آج چھوڑ دے گا۔ ان دُعاؤں کے ساتھ اگر صدقہ بھی کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جلد حصول میں مدد ملے گی۔" انشاء اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر انسپکٹر تحریک جدید برائے صوبہ آندھرا۔ کرناٹک۔ کیرالہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر درج ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں دورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۵ ۸/۸۴	کینانور	۲۶ ۹/۸۴	۱	۲۷ ۹/۸۴
حیدرآباد سکندرآباد	۲۸ ۸/۸۴	۱۰	۷ ۹/۸۴	کالیکٹ	۲۷	۳	۳۰
شادنگر	۷ ۹/۸۴	۱	۸	شیموگہ	۳۱	۲	۲ ۱۰/۸۴
جڑچرلہ۔محبوب نگر	۸	۲	۱۰	سوراب۔ساگر	۲ ۱۰/۸۴	۲	۴
وڈمان	۱۰	۱	۱۱	ہبلی	۴	۱	۵
چنتہ کنٹہ	۱۱	۲	۱۳	لونڈہ	۵	۱	۶
عادل آباد براستہ حیدرآباد	۱۴	۱	۱۵	بلگام	۶	۱	۷
جیندہ پور کاماریڈی	۱۵	۱	۱۶	ساونت واڑی	۷	۱	۸
کرنول	۱۶	۱	۱۷	تیماپور	۸	۱	۹
حیدرآباد	۱۷	۱	۱۸	دیودرگ	۹	۱	۱۰
بنگلور	۱۹	۲	۲۱	یادگیر	۱۰	۴	۱۴
مرکرہ	۲۱	۱	۲۲	گلبرگہ	۱۴	۱	۱۵
موگرال	۲۲	۱	۲۳	شاہ آباد	۱۵	۱	۱۶
پینگاڈی	۲۳	۲	۲۵	حیدرآباد	۱۶	۲	۱۸
کوڈالی	۲۵	۱	۲۶	قادیان	۲۰ ۱۰/۸۴	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

درج ذیل جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی صاحب موصوف مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق نظارت تعلیم کی جانب سے بطور نمائندہ خصوصی دورہ کر رہے ہیں۔ دورہ کی غرض چندہ توسیع تعمیرات مدرسہ احمدیہ و بورڈنگ کی وصولی اور وعدہ جات حاصل کرنا ہے۔ اُمید ہے کہ صدر صاحبان و جملہ عہدیداران و احباب کرام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس قدیم ادارہ کی اہمیت کے پیش نظر اس موقعہ پر اپنا مخلصانہ اور بھرپور تعاون پیش فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے ——— نوٹ:۔ نظارت تعلیم سے تعلق رکھنے والے دیگر امور بھی مولوی صاحب انجام دیں گے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۱ ۸/۸۴	پینگاڈی	۶ ۹/۸۴	۱	۸ ۹/۸۴
بھاگلپور۔برہ پورہ	۱۳ ۸/۸۴	۲	۱۵	کینانور	۸	۱	۱۰
کلکتہ	۱۶	۴	۲۰	کوڈالی	۱۰	۱	۱۲
بھدرک	۲۰	۱	۲۱	مرکرہ	۱۲	۱	۱۴
کٹک	۲۱	۱	۲۲	شیموگہ	۱۴	۱	۱۶
بھوبنیشور	۲۲	۱	۲۳	بنگلور	۱۶	۱	۱۸
کیرنگ	۲۳	۳	۲۷	حیدرآباد	۱۹	۳	۲۲
بھوبنیشور	۲۷	۱	۲۸	کانپور	۲۵	۱	۲۶
مدراس	۲۹	۱	۳۱	لکھنؤ و شاہجہانپور	۲۷	۱	۲۸
کروناگاپلی	۱ ۹/۸۴	۱	۲ ۹/۸۴	قادیان	۲۹ ۹/۸۴	—	—
مضافات کالیکٹ	۳	۳	۶				

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. :- 275475
RESI. :- 273903

CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

THE AJANTA PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

أليس الله بكافٍ عبده

MADE OF PURE GOLD & SILVER —AND— ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT :-

KASHMIR JEWELLERS,

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN -143516.

"کل ووی ہول"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
قلعہ بند
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" ٹیلیگرام

23 - 5212
23 - 1652 } ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM HM

BKF

AUTO TRADERS.

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE.
MADANPURA,
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS.

D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

رگزین - فوم چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہتری - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ - ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ سپلائرز !!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل اور سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, 2ND. MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ ہیون ڈرسیبر - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ہُدک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM :- MOOSARAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE-2.

حیدرآباد (دکن) — فون نمبر :- ۴۴۳۰۱

ریلیبل موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم)

فون نمبر ۴۲۹۱۲ — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرسٹڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

MIR ®
CALCUTTA-15.

سپیشلسٹ :- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، ربڑ یا پلاسٹک اور کینوس کے جوتے